اصلاح امت

دعوت و تبلیغ کا داعی

سلسلہ نمبر 130 | ذی قعدہ 1444ھ | JUNE 2023

لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک

اے اللہ میں حاضر ہوں

الجامعۃ النبویۃ العالمیۃ

www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اے اللہ ! میں حاضر ہوں !

حج کی شرائط:

شریعت نے حج کی ادائیگی و قبولیت کے لیے کچھ شرائط رکھی ہیں۔ فرضیت حج کی پانچ شرائط ہیں:

پہلی شرط: مسلمان ہونا، غیر مسلم پر حج فرض نہیں اور نہ ہی ان کے لیے مناسک حج ادا کرنا جائز ہے۔

دوسری شرط: عاقل ہونا، پاگل و مجنون پر حج فرض نہیں۔

تیسری شرط: بالغ ہونا، نابالغ بچے پر حج فرض نہیں۔

مسئلہ: جس طرح بچے کا روزہ اور نماز صحیح ہے، اسی طرح بچے کا حج بھی صحیح ہے، چاہے وہ بچہ چھوٹا ہو اور عقل و تمیز نہ رکھتا ہو یا اتنا بڑا ہو کہ عقل و تمیز والا ہو، دونوں صورتوں میں حج کرنے سے حج صحیح ہو جائے گا اور ثواب بھی ملے گا، البتہ بالغ ہونے کے بعد جو حج فرض ہوتا ہے وہ اس سے ساقط نہیں ہو گا، بلکہ وہ حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہو گا۔

چوتھی شرط آزاد ہونا، غلام اور باندی پر حج فرض نہیں۔

مسئلہ : اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنے والدین کو حج کے لیے لے جاسکتا ہے تو اچھی بات ہے کہ ساتھ لے جائے اگر والدین کو ساتھ لے جانے کی حیثیت نہیں رکھتا صرف خود جانے کی حیثیت ہے تو اس صورت میں خود جائے ، کوئی ضروری نہیں ہے کہ پہلے والدین کو حج کروائے اور اس کے بعد خود جائے ۔ بہتر یہ ہے کہ جب استطاعت ہو جائے تو والدین کو بھی حج کروائے۔

حج کی ادائیگی کی بھی پانچ شرائط ہیں:

(۱) احرام (۲) حج کا زمانہ (وقت) ہونا (۳) حج کی جگہ کا ہونا (۴) افعال حج کا خود ادا کرنا ، بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو (۵) احرام باندھنے سے لے کر وقوفِ عرفہ سے پہلے تک بیوی سے ہم بستری اور شہوت بھڑکانے والی باتوں سے کلی پرہیز کرنا۔

حج کی قسمیں:

1: حجِ اِفراد:

اِفراد کے لغوی معنی" اکیلے کرنے" کے ہیں۔ میقات پر گزرنے سے پہلے صرف حج کی نیت کرتے ہوئے، صرف حج ہی کا احرام باندھنا، یعنی مکہ معظّمہ پہنچنے کے باوجود اس احرام سے عمرہ نہیں کیا جاتا۔جو لوگ میقات اور حدود حرم کے درمیان ہی رہتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے یہی حج یعنی حج افراد مقرر ہے۔

یہ لوگ حج قِران اور تمتع نہیں کر سکتے۔حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں ہے۔

2:حج قِران:

قِران کے لفظی معنی ''دو چیزوں کو ملانے'' کے ہیں۔ میقات سے گزرتے ہوئے عمرے اور حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ یہ لوگ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ ادا کرتے ہیں اور طواف اور سعی سے فارغ ہو کر حالتِ احرام ہی میں رہتے ہیں۔انہیں وقوفِ عرفہ سے پہلے ایک اور طواف کرنا ہوتا ہے، جسے طوافِ قدوم کہتے ہیں، جس میں طواف کے ساتھ سعی بھی شامل ہے۔جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عمرے کا طواف الگ ہے اور طوافِ قدوم اس کے علاوہ ہے۔

3:حج تمتع:

تمتع کے لفظی معنی ''نفع اٹھانے'' کے ہیں۔ ایسا آدمی میقات سے گزرتے وقت صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کرتا ہے اور اس کے بعد احرام سے فارغ ہو جاتا ہے، پھر 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں ہی حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرتا ہے۔ عموماً میقات سے باہر رہنے والے دنیا بھر کے مسلمان اِسی حج تمتع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مسئلہ: حج بدل کرنے والے کو حج افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھنا چاہیے ،تاہم حج بدل میں جانے والا شخص بھیجنے والے سے ہر قسم کے حج کے احرام

کی اجازت لے لے تاکہ وقت اور حالات کے اعتبار سے جو حج مناسب ہو اس کا احرام باندھ لے۔

مسئلہ: حج بدل میں حج کرانے والے کی طرف سے دل میں یا زبان سے، نیت کرنا لازمی ہے، اس لیے احرام باندھتے وقت یوں کہے: میں فلاں مرد یا فلاں عورت کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں۔

مسئلہ: اگر حج بدل کرنے والے نے احرام باندھتے وقت نیت اپنی طرف سے حج کی کرلی تو اس صورت میں حج بدل نہیں ہو گا، ضروری ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے جس کے لیے حج بدل کر رہا ہے اس کی طرف سے نیت کرے۔

مسئلہ: شرعاً معذور ہونے یا قادر نہ ہونے کی صورت میں حج بدل کرانا درست ہے۔

مسئلہ: حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوتا، جب استطاعت ہو اپنا حج ادا کرلے، کیونکہ حج بدل دوسرے کا تھا اپنی طرف سے نہیں تھا۔

مسئلہ: اگر غریب آدمی نے کسی دوسرے آدمی کے لیے حج بدل کیا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہو گا۔

مسئلہ: حج بدل کرنے والے کو حاجی کہنا درست ہے، البتہ اپنا حج ساقط نہیں ہو گا جب تک کہ اپنا حج نہ کرلے۔

مسئلہ: حج بدل کرانے والے کو چاہیے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار

دے، تاکہ حساب ، خرچہ ، قربانی ، تمتع ،حادثہ ،بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلے میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے اور حج بدل کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ انتہائی ایمان داری اور دیانت داری کا ثبوت دے، مفت کا مال سمجھ کر نہ اُڑائے، ہر دم یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

مسئلہ: حج بدل کے لیے بھیجنے والے کی اجازت سے حج بدل میں حج تمتع اور حج قران کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: حج بدل کرنے والا دین دار، حج بدل کے مسائل سے آگاہ اور قابل اعتماد شخص ہونا چاہیے، اگر وہ عالم دین ہو اور پہلے سے حج بھی کیا ہوا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ: حج بدل کے لیے ایک شخص مختلف لوگوں سے مختلف رقوم لے کر وہاں مقیم مکہ یا اس کے اطراف میں لوگوں سے حج بدل کرواتا ہے تو اس کا یہ کاروبار درست نہیں، اس طرح کرنے سے حج بدل درست نہ ہوگا۔ ضروری ہے کہ جن لوگوں سے رقوم لی ہیں، ان کو واپس کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: حج بدل کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں مسلمان اور عاقل ہوں، دیوانے اور پاگل نہ ہوں۔

مسئلہ : حج بدل کرنے والا شخص جب واپس آئے اور کچھ رقم بچ گئی ہو تو اس کو واپس کر دے۔

مسئلہ : حج بدل میں پورا خرچہ یا خرچے کا اکثر حصہ دینا لازمی ہے، ورنہ حج بدل نہ ہوگا نفلی حج ہو جائے گا۔ موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جانے کی صورت میں حکومت کے اعلان کے مطابق اور پرائیوٹ گروپ میں جانے کی صورت میں ان کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا ہوگا۔ کم ازکم وطن سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا خرچہ حج بدل کرانے والے کی طرف سے ہونا ضروری ہے، ورنہ حج بدل کا فرض ادا نہیں ہوگا۔

حج کے فرائض:

حج کے تین فرائض ہیں: احرام، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت۔ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں ادا کرنا فرض ہے: مثلاً پہلے احرام باندھنا، پھر عرفات میں ٹھہرنا اور پھر طواف زیارت کرنا۔اگر ان تینوں فرضوں میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوگی۔حج کے فرائض کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1: حج کا پہلا فرض

حج کا پہلا فرض احرام ہے،اس میں دو باتیں ہیں (ا) حج کی دل سے نیت

کرنا (۲) تلبیہ یعنی لبیک کے کلمات کہنا۔

احرام:

احرام کے معنی لغت میں ''بے حرمتی نہ کرنے'' یا ''کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے'' کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں احرام اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے احرام باندھنے والا اپنے اوپر چند جائز چیزوں کو احرام کی مدت میں اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے۔ اسی طرح بغیر سلی ہوئی ان دو چادروں کو بھی احرام کہہ دیا جاتا ہے، جن کو حج یا عمرہ کرنے والے مرد حضرات استعمال کرتے ہیں۔

میقات:

حج اور عمرہ کرنے والے مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ایک مقام پر پہنچ کر نہا دھو کر احرام پہنتے ہیں، اس مقام کو'' میقات '' کہتے ہیں۔ مسئلہ : ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے اپنے گھروں سے یا ایئر پورٹ سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں تو کوئی حرج نہیں، لیکن بہتر یہی ہے کہ میقات پر پہنچ کر یا اس سے پہلے پہلے احرام باندھ لیا جائے۔ اگر کوئی یہاں احرام نہ باندھے تو اُس کو واپس آکر پھر یہاں سے احرام باندھنا ہوگا۔ مواقیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا: ذوالحلیفہ:

یہ میقات مدینہ منورہ کی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والوں کے

لیے ہے، لوگوں میں اس کا نام " بئرعلیؓ " پڑ گیا ہے، آج کل یہی نام زیادہ مشہور ہے۔ یہ میقات مکہ مکرمہ سے سب سے زیادہ طویل فاصلے پر اور مکہ معظّمہ کے مقابلے میں مدینہ منورہ کے زیادہ قریب ہے۔ یہاں سے مکہ معظّمہ کا فاصلہ 198 میل (۴۱۰ کلومیٹر) ہے۔ یہاں غسل خانوں کا وافر انتظام ہے اور بغیر کسی دِقت کے حج یا عمرہ کرنے والا احرام باندھ کر تیار ہو سکتا ہے۔

۲۔ جحفہ:

یہ میقات مصر، شام اور مغربی ممالک سے آنے والوں کے راستے میں ہے ،جو لوگ تبوک کے راستے سے آتے ہیں ان کے لیے بھی یہی میقات ہے۔ آج کل یہ جگہ ویران ہے، اس لیے علمائے کرام احتیاطاً جحفہ سے پہلے جو مقام آتا ہے یعنی مقام رابغ ،اس سے پہلے احرام باندھنے کا کہتے ہیں۔

۳۔ قرن المنازل:

یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے اور اس کا فاصلہ مکہ معظّمہ تک 50 میل (۸۰ کلومیٹر) ہے۔ یمامہ سے لے کر عراق تک کے تمام مقامات سے آنے والوں کے لیے یہی میقات ہے۔

۴۔ یلملم:

یہ تِہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ 100 کلومیٹر بتایا جاتا ہے، یہ مکہ معظّمہ کے جنوب میں واقع ہے۔

پاکستان، ہندوستان، چین، جاوا اور یمن کے باشندے، نیز جو لوگ بھی اس طرف سے حج و عمرہ کے لیے آئیں گے انہیں اس مقام سے احرام باندھنا لازم ہوگا۔

۵۔ذات عِرق:

یہ مکہ معظّمہ سے 90 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، بصرہ و کوفہ والوں کے لیے میقات ہے۔

واضح رہے کہ یہ تمام مواقیت دنیا میں رہنے والے ان حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لیے ہیں جن کی رہائش مکہ مکرمہ سے باہر ہے۔ جو لوگ مکہ کی حدود ہی میں رہتے ہیں یا ایک مرتبہ احرام کی حالت میں حج و عمرہ سے فارغ ہوکر میقات کے اندر ہی ٹھہرے ہوتے ہیں، ان سب کے لیے حکم یہ ہے کہ حج کے لیے احرام اپنی جگہوں سے باندھیں اور عمرے کے لیے حدودِ حرم سے باہر نکل کر کسی بھی مقام مثلاً: مسجدِ عائشہ یا جعرّانہ وغیرہ سے احرام باندھیں۔

مسئلہ: احرام باندھنے سے پہلے درج ذیل کاموں سے فارغ ہونا مستحب ہے:

(۱) حجامت بنوالی جائے (۲) ناخن کتروالیے جائیں (۳) بغل اور زیرِ ناف بال صاف کرلیے جائیں۔ اس لیے کہ احرام کی حالت میں بال کٹوانا، ناخن کتروانا، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کروانا منع ہے (۴) اس کے بعد اچھی طرح غسل کرلیں، خوشبو لگائیں۔ (۵) غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر

مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنا سلا ہوا کپڑا اُتار ڈالیں اور بغیر سلی ہوئی چادر کا تہہ بند باندھ لیں اور ایک چادر اُس کے اوپر سے اوڑھ لیں۔ یہ دونوں چادریں سفید اور بالکل نئ ہوں تو بہت بہتر ہے۔ اگر سفید نہ ہوں یا نئ نہ ہوں صرف دھلی ہوئی ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں۔(٦) پھر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو پورے حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعت نفل نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ ان رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ: جو شخص میقات سے باہر کا رہنے والا ہے، اگر وہ مکہ مکرمہ یا حرم کے ارادے سے سفر کرے تو اس کے لیے میقات پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ یا حرم میں حج یا عمرہ کے ارادے سے جائے یا تجارت و سیر وغیرہ کے لیے؛ ہر صورت میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اپنے گھر سے احرام باندھنا افضل ہے، بشرطیکہ احرام میں جو امور ممنوع ہیں، ان میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان عاقل بالغ شخص، جو میقات سے باہر کا رہنے ولا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، میقات سے بلا احرام آگے گزر گیا تو گنہگار ہوگا اور اس کے لیے واپس میقات کی طرف لوٹنا واجب

ہو گا۔ اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات کے آگے ہی سے احرام باندھ لیا تو ایک دَم دینا واجب ہو گا اور اگر کسی بھی میقات پر واپس آکر احرام باندھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ : جنایات لازم ہونے کے بعد فوری ادائیگی واجب نہیں ہے، مگر جب آخر عمر ہونے کا غالب گمان ہو اور فوت ہونے کا خوف ہو تو فوراً ادا کرنا لازم ہو گا ، اس حالت میں تاخیر کرنے سے گناہ ہو گا ،اگر زندگی میں ادا نہیں کر سکا تو جنایت کی جزا ادا کرنے کے لیے وصیت کرنا واجب ہے ، اگر وصیت نہیں کی اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر وارث اپنی خوشی سے جنایت کا بدلہ ادا کریں گے تو روزے کے علاوہ باقی تمام جنایات ادا ہو جائیں گی۔

مسئلہ : احرام کی نیت کا دل میں ہونا ضروری ہے، اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے کچھ نہیں کہا تو بھی نیت ہو جائے گی، البتہ زبان سے کہنا اچھا ہے۔

نوٹ : حج کی نیت یوں کرنی چاہیے :

اللّٰھم اِنِّی اُرِید الحج، فیسِّر ھا لِی و تقبّلھا مِنِی

”یا اللہ ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان کر اور قبول فرما۔“

اگر عمرہ کرنا ہو تو ان الفاظ میں نیت کرے :

اللھم اِنِی اُرِید العمرۃ فیسِر ھا لِی و تقبلھا مِنِی

"یااللہ! میں عمرے کی نیت کرتا ہوں ،اس کو میرے لیے آسان بنااور قبول فرما۔"

مسئلہ: جس چیز کا احرام باندھے اُس کی دل میں نیت کرے، مثلًا: حج اِفراد کا احرام باندھتا ہوں یا حج قران کا یا حج تمتع کا یا حج بدل کا، وغیرہ وغیرہ!

مسئلہ: احرام کی چادر اتنی لمبی ہونی چاہیے کہ دائیں کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے ڈالی جاسکے اور تہہ بند اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ ستر اچھی طرح چھپ جائے۔

مسئلہ: احرام کی چادر یا لنگی وغیرہ اگر بیچ سے سلی ہوئی ہو تو جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ احرام کا کپڑا بالکل سلا ہوا نہ ہو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا اور سر ڈھانکنا جائز نہیں، لیکن ضرورت کے تحت مردوں کو بھی اور خواتین کو بھی کمبل، لحاف اور رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: خواتین کے لیے حالتِ احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر محرم کو خونی بواسیر یا ہرنیہ وغیرہ کی شکایت کی وجہ سے انڈرویئر پہننے کی ضرورت پڑے تو پہن سکتا ہے، گناہ نہیں ہوگا، البتہ ایک دن یا رات یا اس سے بھی زیادہ وقت تک پہننے کی وجہ سے صرف ایک دم دینا لازم ہوگا، اور متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک دم لازم ہوگا۔

مسئلہ: خواتین کو اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع ہے، اس لیے کوئی چیز پیشانی کے اوپر اس طرح لگا کر کپڑا ڈال لیا کریں کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے، اس کے لیے خواتین ایک خاص کیپ (جو کھلاڑی استعمال کرتے ہیں) سر پر پہن کر اس پر چادر لٹکا کر لیا کرتی ہیں۔ مسئلہ: حالتِ احرام میں بغیر قصد وارادے کے ہوا کی وجہ سے اگر حجاب کا کپڑا کبھی کبھار چہرے سے مس ہوتا رہے اور عورت اس کو چہرے سے الگ رکھنے کی کوشش کرتی رہے تو کوئی فدیہ لازم نہیں۔ بہت سی عورتیں احرام کی حالت میں بھی چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے ہوتی ہیں، اس سے بے پردگی سے مکمل حفاظت تو ہو جاتی ہے لیکن احرام کی خلاف ورزی کی وجہ سے ان پر دم واجب ہو جاتا ہے، جبکہ بعض خواتین احرام کی خلاف ورزی سے بچنے کی غرض سے احرام کی حالت میں بھی عام مردوں کے سامنے چہرہ کھول لیتی ہیں اور پردے کے حکم کی خلاف ورزی کی بنا پر گنہگار ہوتی ہیں، اس سے بچنا چاہیے۔ واضح رہے کہ خواتین کو احرام میں سر ڈھانکنے کا حکم وجوبِ ستر کی وجہ سے ہے، نہ کہ احرام کی وجہ سے۔

مسئلہ:: عورتوں کے لیے حرمین شریفین میں باریک دوپٹہ پہننا دوسری جگہوں کی بنسبت بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ: عورت کتنی بھی بوڑھی ہو جائے، اس کے لیے محرم کے بغیر حج اور

عمرے کا سفر کرنا ناجائز ہے، اگرچہ اس کے ساتھ دوسری عورتیں اپنے محارم کے ساتھ ہوں۔ اگر مرتے دم تک محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج بدل کی وصیت کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر کسی بوڑھی عورت نے محرم کے بغیر حج کرلیا تو حج ہو جائے گا، لیکن سفر اور حج میں محرم ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار ہو گی، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہو گا۔

مسئلہ: خواتین کو احرام میں زیور، موزے اور دستانے پہننا جائز ہے، مگر نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: مردوں کے مقابلے میں احرام کے ممنوعات میں سے صرف پیر ڈھکنا عورتوں کے لیے منع نہیں ہے، بقیہ تمام ممنوعات ان پر بھی اسی طرح لاگو ہوتے ہیں جس طرح مردوں پر لازم ہیں۔

مسئلہ: اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا، اور حج یا عمرہ میں سے کسی معین عبادت کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا، اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ اس احرام کو حج کے لیے کردے یا عمرے کے لیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص احرام باندھ چکا تھا یعنی احرام کا کپڑا پہن کر حج یا عمرے کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ چکا تھا، اس کے بعد کسی وجہ سے نہیں جا سکا تو وہ

احرام اتار نہیں سکتا، یہاں تک کہ حرم کی حدود میں اس کی طرف سے ایک بکری یا دنبہ ذبح نہ کیا جائے، جب حرم کی حدود میں جانور ذبح کیا جائے گا تو اس کے بعد احرام کھولنا جائز ہو گا اور آئندہ اس حج کی قضا کرنا بھی لازم ہو گا۔

مسئلہ: اگر جہاز یا سیٹ کنفرم نہیں ہے، یا کنفرم ہے لیکن حالات کے اعتبار سے تبدیلی کا امکان ہے تو گھر سے احرام کی چادریں پہن لے مگر احرام کی نیت نہ کرے، جب روانگی پکی ہو جائے تو حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر احرام کی چادر تولیے کے کپڑے کی ہے تو حج اور عمرے کے بعد اس کو تولیے کی جگہ استعمال میں لانا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام نہیں باندھا تو جدہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ضرور احرام باندھ لیں۔

مسئلہ: ایک سے زائد احرام اس لیے ساتھ رکھنا تاکہ ایک کے میلا ہونے کے بعد دوسرا استعمال کیا جائے، جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادریں اتنی لمبی ہونی چاہئیں کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائیں، تاکہ جسم بھی چھپ جائے اور طواف کے دوران اضطباع کرتے ہوئے کوئی پریشانی بھی نہ ہو، جس کی

مقدار تقریباًڈھائی میٹر ہے؛اور تہبند اتنا لمبا ہو کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک اچھی طرح چھپ جائے، جس کی مقدار تقریباً سوا دو میٹر ہے۔

مسئلہ: جو شخص احرام کی حالت میں مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین غیر محرم کی طرح کی جائے گی، یعنی عام مردوں کی طرح اس کا سر ڈھانکا جائے گا ،کافور اور خوشبو وغیرہ لگائی جائے گی ،کیوں کہ مرنے کے بعد اس سے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئی ہیں۔

مسئلہ: احرام کھولنے کے لیے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں اور ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے:

1 حلق کرایا جائے ،یعنی استرے سے سر کے بال اتار دیے جائیں ،یہ صورت سب سے افضل ہے۔

2 قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کم سے کم ایک پورے کے برابر کاٹ دیے جائیں ،یہ صورت بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل نہیں۔

3 کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیے جائیں ،اس سے احرام سے تو نکل جائے گا، لیکن یہ صورت مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

4 چند بال ادھر سے اور چند ادھر سے کاٹ دیے جائیں ،جو چوتھائی سر سے کم ہوں تو اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا ،بلکہ اس پر احرام کے ممنوعات کی پابندی بدستور برقرار رہے گی ، سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر

ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہو گا۔

مسئلہ : بچہ احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرے کے تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر نہ دم لازم ہو گا اور نہ اس کی قضا لازم ہو گی۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص احرام باندھتے وقت بے ہوش ہو جائے تو ساتھی کو چاہیے کہ اپنا احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں بے ہوش شخص کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، جب ساتھی نے بے ہوش شخص کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو بے ہوش کا احرام بھی ہو گیا، اور اس میں بے ہوش کے حکم یا اجازت کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ : احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کو بار بار پڑھنا سنت ہے، مرد تلبیہ اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔

حالتِ احرام میں ناجائز امور :

احرام میں کچھ جائز کام بھی حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں، جو درج ذیل ہیں :

1 اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا یا شہوت بھڑکانے والی باتوں کا ذکر کرنا یا ایسا کوئی کام کرنا، جیسے بوسہ لینا اور شہوت سے چھونا، وغیرہ۔

2 کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا۔

3 خشکی کے جانور کا شکار کرنا، یا کسی شکاری کی جانور کی طرف راہ نمائی یا اشارہ کرنا۔

4 شکاری کی مدد کرنا، مثلاً: بندوق، تیر، چھری، چاقو وغیرہ پکڑنا۔

5 اپنے بدن یا اپنے کپڑے پر سے جوئیں مارنا یا اپنے کپڑے کو جوئیں مارنے کی غرض سے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا۔

6 خوشبو لگانا۔

7 ناخن اور جسم کے کسی بھی حصے کے بال کاٹنا یا کٹوانا۔

8 سر یا منہ کو ڈھانکنا، خواہ پورا ہو یا تھوڑا۔

9 سلے ہوئے کپڑے جیسے کرتہ، شلوار، دستانے، ٹوپی اور موزے وغیرہ پہننا۔

10 ایسا جوتا پہننا، جس میں پیر کی پشت پر اُٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔

حالتِ احرام میں مکروہ امور:

احرام میں کچھ جائز کام مکروہ ہو جاتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1 بدن سے میل دور کرنا، سر یا داڑھی اور بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔

2 سر یا داڑھی میں کنگھا کرنا۔

3 سر یا داڑھی کو اس طرح کھجلانا کہ بال یا جوئیں گرنے کا خوف ہو، البتہ آہستہ سے کھجلانا کہ بال اور جوئیں نہ گریں، جائز ہے۔

4 داڑھی میں خلال کرنا مکروہ ہے، اگر کرے تو اس طرح احتیاط کے ساتھ کرے کہ بال نہ گریں۔

5 تہہ بند کے دونوں پلوں کو آگے سے سی لینا مکروہ ہے، اگر کسی نے ستر عورت کی وجہ سے سی لیا تو دم واجب نہ ہوگا۔

6 چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا۔

7 ناک اور ٹھوڑی کو کپڑے سے چھپانا، البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔

8 خوشبو سونگھنا، خوشبو والے کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا۔ اگر بلاارادہ خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں فضائی میزبانوں کے ذریعے جو خوشبودار ٹشو پیپر وغیرہ دیا جاتا ہے، اس کا استعمال منع ہے۔

مسئلہ: اگر بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ کا میدان نہیں چھوڑ سکے، چاہے اس کی کوئی بھی وجہ ہو تو آپ کو مزید ایک دن منیٰ کے میدان میں ٹھہرنا ہوگا اور تیرہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیاطین کو کنکریاں مارنی ہوں گی۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال منع ہے۔ اگر خوشبو بہت زیادہ مقدار میں بدن، کپڑوں، بچھونے (بستر) وغیرہ پر لگ جائے تو حدودِ حرم میں بکری ذبح کر کے اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ اگر تھوڑی

مقدار میں خوشبو لگے تو صدقہ دینا ہوگا۔ اگر تھوڑی مقدار ایک پورا دن یا ایک پوری رات خوشبو لگی رہے تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم خوشبو لگی رہی تو ایک مٹھی یا دو مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگی۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بلا عذر کسی بڑے عضو مثلاً سر یا داڑھی یا ہتھیلی یا ران یا پنڈلی پر پورا خوشبو لگایا، چاہے تھوڑی دیر کے لیے لگایا اور فوراً دھوڈالا یا دیر تک لگا کے رکھا، ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا۔

مسئلہ: اگر عذر کی وجہ سے خوشبو لگائی تو اس میں تین باتوں کا اختیار ہے یا تو (۱) دم دے دے یا (۲) تین روزے رکھے یا (۳) چھ مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

مسئلہ: اگر کسی چھوٹے عضو مثلاً: ناک، کان، آنکھ، مونچھ، وغیرہ کو خوشبو لگائی، پورے عضو کو نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا، البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: یہ فرق اس وقت ہے جب خوشبو تھوڑی مقدار میں ہو، اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے تو پھر چھوٹے بڑے عضو اور کامل ناقص عضو میں کوئی فرق نہیں ہوگا، ہر حال میں دم لازم ہوگا۔

نوٹ: یاد رہے خوشبو کی مقدار کا تھوڑا یا زیادہ ہونا ہر خوشبو کا الگ الگ ہوتا ہے، جس کو عرفی طور پر زیادہ سمجھا جائے تو وہ زیادہ شمار ہوگی، جیسا کہ مشک کی معمولی مقدار کو بھی عرف عام میں زیادہ سمجھا جاتا ہے اور جس کو عرف میں کم سمجھا جاتا ہے تو وہ کم ہوگی۔

مسئلہ: جس بستر پر خوشبو لگائی ہو، احرام والے کے لیے اس پر لیٹنا آرام کرنا جائز نہیں ہے، اگر ایسے بستر پر ایک دن یا ایک رات آرام کرلے گا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم آرام کرے گا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: خوشبو دار پان میں خوشبو دار چیز کم اور پان زیادہ ہے تو دم دینا لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا، اس لیے احرام کے دوران پان نہیں کھانا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کھانے میں زعفران، الائچی، دار چینی وغیرہ خوشبو دار چیز ڈالی ہو تو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: پورا ایک دن یا پوری ایک رات جوتا پہنے رہے تو بکری حدود حرم میں ذبح کرکے غریبوں میں تقسیم کرنا ہوگی۔ اگر اس سے کم پہنا ہو تو صدقہ فطر کی مقدار صدقہ دینا ہوگا۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر ایک دن یا ایک رات سر ڈھانپے رہا تو حدود حرم میں ایک بکری ذبح کرا کر غریبوں میں تقسیم کرانا ہو گی اور اگر اس سے کم ڈھانپا ہو تو صدقہ فطر کی مقدار صدقہ دینا واجب ہو گا۔

مسئلہ: اگر احرام کی حالت میں چوتھائی سر کے یا ڈاڑھی کے یا زیرِ ناف بال کسی بھی طریقے سے دُور کیے تو حدود حرم میں بکری ذبح کرانی ہو گی، اگر اس سے کم بال دُور کیے تو صدقہ فطر کی مقدار صدقہ دینا ہو گا۔

مسئلہ: اگر احرام والے مرد یا عورت نے اپنا چہرہ مکمل ایک دن یا ایک رات ڈھانپے رکھا تو حدود حرم میں بکری ذبح کرانی ہو گی اور اس سے کم میں فطر کی مقدار صدقہ دینا ہو گا۔

مسئلہ: اگر احرام والے مرد یا عورت نے اپنے ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن کاٹ لیے تو حدود حرم میں بکری ذبح کرانا ہو گی اور اگر اس سے کم کاٹے تو صدقہ فطر کی مقدار صدقہ دینا ہو گا۔

مسئلہ: اگر ایک ہی مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک جگہ بیٹھ کر کاٹے تو ایک بکری اور دو مختلف جگہوں پر کاٹے تو دو بکریاں ذبح کرانی ہوں گی۔

حالتِ احرام میں جائز امور:

ذیل میں وہ امور درج کیے جاتے ہیں، جن کو احرام کی حالت میں انجام دینے سے احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ان میں سے کئی امور کو عوام ناجائز سمجھتے ہیں

اور بلاوجہ مشقت میں پڑ جاتے ہیں:

1 ضرورت کے لیے یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور گرد غبار دور کرنے کے لیے خالص پانی سے، ٹھنڈا ہو یا گرم، غسل کرنا جائز ہے۔ لیکن میل دور نہ کرے۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام کی مدت میں احرام کی چادریں اتار دینے یا اتر جانے سے یا بدلنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، حالانکہ عام لوگ اسے بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔

2 انگوٹھی پہننا، لیکن اس کا نہ پہننا بہتر ہے۔

3 لنگی کے اوپر یا نیچے پٹی باندھنا یا احرام کی حالت میں بیلٹ باندھنا، جس میں پیسے، پاسپورٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

4 کسی سایہ دار چیز کے نیچے بیٹھنا۔

5 بغیر خوشبو کے سرمہ لگانا جبکہ وہ نظر کو قوت دینے کے لیے ہو، زینت کے ارادے سے نہ ہو۔

6 اپنی شکل وصورت دیکھنے کے لیے آئینہ دیکھنا۔

7 مسواک کرنا۔

8 دانت اکھاڑنا، چاہے دانت ٹوٹا ہوا ہو یا ٹوٹا ہوا نہ ہو۔

9 ٹوٹے ہوئے ناخن کو نکالنا، صحیح سالم ناخن کا کاٹنا ناجائز ہے۔

10 سر اور چہرے کے علاوہ پورے بدن بشمول کان، گردن ،اور پیروں

کو، رومال و چادر سے ڈھانکنا۔

11 دیگ، چار پائی وغیرہ کو سر پر اٹھانا۔

12 موذی جانور کو مارنا ، جیسے : سانپ بچھو، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، کھٹمل، مکھی، چیل، مردار خور کوا، وغیرہ !

13 الائچی، لونگ اور خوشبو کے بغیر یعنی سادہ پان کھانا۔

14 ایسا کھانا کھانا جس کو خوشبو ڈال کر پکایا گیا ہو۔

15 اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا جائز ہے، لیکن صحبت جائز نہیں۔

16 مختلف امراض کے ٹیسٹوں کے لیے بدن کے کسی حصے سے خون نکالنا یا نکلوانا۔

17 احرام کی چادروں کا رنگین، موسم کے اعتبار سے ٹھنڈا یا گرم ہونا۔

18 ایسی غذا کھانا جس میں خوشبو ملی ہوئی ہو اور آگ پر پکانے کے باوجود اس میں سے خوشبو آتی ہو۔

19 ضرورت کے موقع پر غیر خوشبودار ویسلین، مرہم وغیرہ زخم یا ہاتھ پاؤں پھٹنے کی صورت میں لگانا۔

20 ایسا شعر یا بات کہنا کہ جس میں کوئی بات خلافِ مروت ہو۔

21 حلال جانوروں کا ذبح کرنا اور اس کا گوشت کھانا۔

22 عطر فروش یا جس کے پاس خوشبو ہو اس کے نزدیک بیٹھنا جبکہ خوشبو

سونگھنے کا ارادہ نہ ہو جائز ہے۔

23 مختلف امراض کے لیے انجکشن، ٹیکہ اور ڈِرپ لگوانا ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔

24 دینی امور اور مسائل میں گفتگو اور مباحثہ کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ : اگر کسی شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کا عذر ہے تو وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے اور اس کے اندر ٹشو وغیرہ بھی رکھ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو کرنے سے پہلے وہ ٹشو نکال کر نیا ٹشو رکھ دے۔

تلبیہ :

تلبیہ سے مراد یہ کلمات ہیں:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لاشرِيك لك لبيك،إن الحمد والنِعم لك والملك لاشرِيك لك

ترجمہ : حاضر ہوں اے اللہ ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک حمد تیرے ہی لائق ہے، ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

مسئلہ : نیت کے بعد اسی وقت سے بلند آواز سے تلبیہ کہنا شروع کردے۔

مسئلہ : تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے۔ اگر دل سے کہہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔ گونگے

کو زبان ہلانی چاہیے، کیونکہ وہ الفاظ تو ادا کرنے پر قادر نہیں ہے۔

مسئلہ: تلبیہ ہر موقع پر کہنا چاہیے، بلندی پر چڑھتے ہوئے، اترتے ہوئے، سواری پر سوار ہوتے ہوئے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھے، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت غرضیکہ ہر موقع پر تلبیہ کہتے رہیں۔

مسئلہ: فرض اور نفل کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہے اور ایام تشریق میں پہلے تکبیر کہنی چاہے، اس کے بعد تلبیہ، اگر پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی، مگر تلبیہ دس تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے۔

مسئلہ: عورت تلبیہ صرف اس قدر آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔

مسئلہ: خاص تلبیہ کے الفاظ، جو اوپر مذکور ہیں، کہنا سنت ہے۔ اگر کوئی اور دوسرا ذکر احرام کے وقت کرے گا تو بھی احرام صحیح ہو جائے گا، لیکن قصداً تلبیہ چھوڑنا مکروہ تنزیہی ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

2: حج کا دوسرا فرض: وقوف عرفات

جنت سے بچھڑنے کے بعد میدانِ عرفات حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا میں ملاقات ہوئی تھی اور اسی تعارف کی یادگار میں مقام کا نام ہی عرفات پڑ گیا، جس کا مطلب ہے پہچاننا۔

مکہ معظّمہ سے جنوب مشرق کی جانب جو سڑک طائف کو جاتی ہے، اس پر

مکہ سے کوئی 12 میل کے فاصلے پر کئی میل کے رقبے کا ایک لمبا چوڑا میدان ہے، جس کے دامن میں جبلِ رحمت واقع ہے، مِنیٰ سے مزدلفہ کے راستے میں وادیِ عرنہ نامی ایک وادی ہے اس کے اوپر قریباً ایک کلومیٹر کے اندر چودہ کشادہ پل بنے ہوئے ہیں۔ وادیِ عرنہ کے بعد 19 سڑکیں تیر کی طرح سیدھی اور متوازی آگے بڑھتی ہیں، جنہیں دائیں سے بائیں سات سڑکیں زاویہ قائمہ پر کاٹتی ہیں، سڑکوں پر نمبر لگے ہوئے ہیں اور جابجا پل بنے ہیں، آنے جانے والوں کی سہولت اور آسانی کے لیے نشانات اور بورڈز بھی نصب کیے گئے ہیں۔ عرفات کا میدان سال کے 364 دن غیر آباد ہوتا ہے اور صرف ایک دن یعنی 9 ذی الحجہ کو صرف آٹھ گھنٹوں کے لیے آباد ہو جاتا ہے۔ یہ صبح آباد ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی اس کی تمام آبادی یہاں سے رخصت ہو جاتی ہے اور حجاج ایک رات کے لیے مزدلفہ میں مقیم ہو جاتے ہیں۔

وقوف عرفات سے مراد ہے 9 ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے وقت سے لے کر دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک میدان عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، چاہے کچھ دیر ہی کے لیے کیوں نہ ہو۔ اس کا وقت 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب یعنی سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور 10 ذی الحجہ کی صبح صادق طلوع ہونے سے ذرا پہلے تک باقی رہتا ہے۔

اس کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ حجاج کرام احرام کی حالت میں 8 ذی الحجہ کو

فجر کی نماز کے بعد منیٰ کے میدان میں جاتے ہیں، پھر اگلے دن کی فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد عرفات کے میدان میں جاتے ہیں اور سورج کے غروب ہونے کے بعد وہاں مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کے میدان کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور وہاں پہنچ کر عشا کے وقت میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہیں، ساری رات اسی میدان میں گزار کر 10 ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد دوبارہ منیٰ میں واپس آجاتے ہیں اور وہاں 12 یا 13 ذی الحجہ تک رک کر بعض اعمال ادا کرتے ہیں۔

مسئلہ: عرفات کے میدان میں زوال سے لے کر غروب آفتاب تک درج ذیل اعمال میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا انتہائی مناسب ہے:

(۱) تلبیہ پڑھتے رہنا۔ (۲) تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھتے رہنا۔ (۳) تہلیل یعنی لاالٰہ الااللہ پڑھتے رہنا۔ (۴) دعاؤں میں مشغول رہنا۔ (۵) دیگر اذکار میں مشغول رہنا۔ (٦) استغفار کرتے رہنا۔ (۷) تلاوتِ قرآن کرنا۔ (۸) نبی کریم ﷺ پر درود شریف کثرت سے پڑھنا۔ (۹) تضرع وعاجزی اختیار کرنا۔ (۱۰) خشوع و خضوع قائم کرنا۔ (۱۱) قبلہ رو ہو کر وقوف کرنا۔ (۱۲) دیگر اعمالِ خیر مثلاً: کھانا کھلانا، پانی پلانا، فقراو مساکین پر صدقہ کرنا، ہمسایوں پر احسان کرنا، مسکینوں پر رحم کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: : ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ جائے تو دم واجب ہوگا،

کیوں کہ یہ شرعی عذر نہیں ہے۔ پیدل جانا ممکن ہے۔

مسئلہ: غروب آفتاب سے پہلے اگر کوئی میدان عرفات سے نکل گیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ: عورت حیض ونفاس کی حالت میں میدان عرفات میں ذکر اور دعا کی نیت سے سورہ اخلاص پڑھ سکتی ہے، تلاوت کی نیت سے نہیں۔

مسئلہ: وقوف عرفہ کے دوران جبلِ رحمت پر چڑھنا بدعت ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

3: حج کا تیسرا فرض: طوافِ زیارت

حجاج کرام 12 ذی الحجہ کا سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ جاکر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں، اسے طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت 10 ذوالحجہ کی صبح سے لے کر 12 ذی الحجہ تک سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کی تکمیل پر احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ: اگر طواف زیارت بے وضو کیا ہو تو باوضو ہو کر دوبارہ کرلے، ورنہ اسے ایک بکری حدود حرم میں ذبح کرنا ہوگی۔

مسئلہ: حیض و نفاس کے عذر کی وجہ سے طواف زیارت مؤخر کیا جائے تو کوئی چیز لازم نہیں آتی۔

مسئلہ: اگر حیض و نفاس والی عورت نے اسی حالت میں مکمل طوافِ زیارت یا اس کے چار یا اس سے زائد چکر مکمل کر لیے تھے تو اسے سالم اونٹ یا گائے ذبح کرانا ہوگی، اگر تین یا اس سے کم چکر لگائے اور پاکی حاصل کرنے کے بعد اسے لوٹایا بھی نہیں تو بکری ذبح کرانا ہوگی، اگر پاکی حاصل کر کے قربانی کے دن گزر جانے کے بعد لوٹائے تو ہر چکر کے بدلے پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دینا ہوگی۔

مسئلہ: اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تو باوضو ہو کر دوبارہ کرلے، ورنہ اسے ایک بکری حدودِ حرم میں ذبح کرانی ہوگی۔

مسئلہ: حیض و نفاس کے عذر کی وجہ سے طواف زیارت مؤخر کیا جائے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آتی۔

مسئلہ: طواف زیارت اگرچہ 10 ذی الحجہ سے 12 ذی الحجہ تک ادا کیا جاتا ہے، لیکن شریعت نے اس کی گنجائش بھی دی ہے کہ طوافِ زیارت کی صرف سعی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں جانے سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ بھی پہلے طواف ہو اور یہ طواف و سعی دونوں احرام کی حالت میں ہوں۔

مسئلہ: قربانی کرنے والا شخص کا قربانی کا گوشت کھانا مستحب ہے، لیکن منت اور دم کی قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا، اگر کھا لیا تو اس قدر گوشت کی قیمت

فقیروں کو صدقہ کر دینا لازم ہو گی۔

مسئلہ: قربانی کر لینے کے بعد احرام کی بہت ساری پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، صرف اہلیہ سے حقِ زوجیت اور اس کے لوازمات اب بھی ممنوع ہیں۔

مسئلہ: طوافِ زیارت اور سعی اپنے روزمرہ کے کپڑوں میں ادا کر سکتے ہیں، طوافِ زیارت کی تکمیل پر احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ: حج کے ارکان میں دمِ شکر (شکرانیکی قربانی) ہر اس حاجی کے ذمے ہے، جس نے حج تمتع یا حج قران کیا ہو۔

مسئلہ: احناف کے نزدیک ان تینوں کاموں میں ترتیب واجب ہے، یعنی اگر کسی نے 10 ذی الحجہ کو شیطان کو کنکریاں مارنے، سر منڈوانے، قربانی کرنے اور طواف زیارت میں ترتیب کو چھوڑا تو احناف کے نزدیک اسے بکری ذبح کرانی ہو گی۔

مسئلہ: اگر دو حاجی قربانی سے فارغ ہو چکے ہیں یا حلق سے پہلے کے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب صرف ترتیب کے مطابق دونوں کے لیے بال کاٹنا ہے باقی ہیں تو ایک محرم کے لیے دوسرے محرم کے بال کاٹنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کسی ادارے نے رقم جمع کرانے والے کی رمی کے بعد قربانی کی، اور رقم جمع کرانے والے نے قربانی کے بعد حلق یا قصر کیا ہے تو درست ہے

،اور اگرادارے والے نے رقم جمع کرانے والے کی رمی سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کردی یا ادارے والوں نے قربانی نہیں کی تھی اور رقم جمع کرانے والے نے حلق یا قصر کروالیا تھاتو ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا ،اس لیے کسی ادارے میں رقم جمع کراتے وقت ان تمام باتوں کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کرلیں ،ورنہ پیسے ضائع ہو جائیں گے اور پریشانی الگ ہوگی ،یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب رقم جمع کرانے والا قارن یا متمتع ہو،اگر صرف حج افراد کیا ہے تو پھر قربانی لازم ہی نہیں ہے ،رمی کے بعد حلق کرا سکتا ہے۔

مسئلہ :اگر محرم کے بال کسی فعل کے بغیر گر جائیں تو کچھ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ : محرم کے بال ایسے فعل سے گریں جس کا اس کو شریعت کی جانب سے حکم دیا گیا ہے جیسے : نماز کے لیے وضو کرنا اور وضو کے دوران بال گر گئے تو تین بال تک ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا کافی ہے۔

مسئلہ : محرم بذات خود احرام کی حالت میں دو تین بال منڈوالے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے ۔اور تین بال سے زائد میں ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے ۔ بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے اور وہ ایک ہی مجلس کے اندر ہے تو ایک صدقہ کافی ہے ،

بشرطیکہ پہلی جنایت کا صدقہ نہ دیا ہو۔

مسئلہ : سینہ پنڈلی وغیرہ کے بال اگر خود بخود گرجائیں تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ : محرم کے بال ہاتھ لگائے بغیر بیماری کی وجہ سے گریں تو ان پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ :احرام کی حالت میں روٹی پکاتے ہوئے کچھ بال جل گئے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ :احرام کھولنے کے لیے شوہر اپنی بیوی کے، باپ اپنی بیٹی کے اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہیں۔

مسئلہ :اگر مرد کے سر پر بال نہیں یا وہ گنجا ہے تو احرام سے نکلنے کے لیے صرف استرا پھیر لینا کافی ہوگا۔

مسئلہ :اگر عورت کے سر پر بال نہیں ہیں تو قینچی پھیر لینا کافی ہے۔

مسئلہ :اگر ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر یا پورا سر مونڈ دیا تو مونڈنے والے پر صدقہ کرنا اور منڈوانے والے پر دم دینا واجب ہے۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات چھ ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج تو ادا ہو جائے گا، خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔ البتہ

اگر کوئی فعل کسی قوی عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا بھی لازم نہیں ہو گی۔

1 میقات سے احرام باندھنا یعنی احرام کے بغیر میقات سے آگے نہ جانا، اگر میقات سے پہلے، گھر سے یا ہوائی اڈے پر احرام باندھا تو بھی جائز ہے۔

2 دس ذوالحجہ کی رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا ،اگرچہ ایک گھڑی ہو۔ اگر راستہ چلتے ہوئے بھی اس وقت میں مزدلفہ سے گزر جائے تو وقوف ادا ہو جائے گا۔

3 صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اور رمیِ جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

4 قران اور تمتع کرنے والے کے لیے تمتع اور قران کے شکرانے کا دم دینا۔

5 حلق کرانا یعنی سر کے بال منڈوانا یا قصر کرانا یعنی ایک پورے کے بقدر بال کٹوانا۔ مردوں کو دونوں صورتوں میں اختیار ہے ، عورتیں ایک پورے کے بقدر بال کٹوئیں گی۔

6 آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کے لیے الوداعی طواف کرنا۔

حج کی سنتیں

سنتوں پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ان کو قصدا ترک کرنا برا ہے، اگرچہ کوئی دم وغیرہ لازم نہیں آتا۔حج کی سنتیں درج ذیل ہیں:

1 وہ آفاقی جو حج افراد یا حج قران کرے، اس کے لیے طوافِ قدوم کرنا۔

2 طوافِ قدوم ہیں رمل کرنا، جب کہ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کا بھی

ارادہ ہو۔ اگر اس میں نہ رمل کیا ہو تو پھر طوافِ زیارت یا طوافِ وداع میں رمل کرلے اور اس کے بعد سعی کرے۔

3 امام کا تین مقامات پر (یعنی سات ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں، نو ذوالحجہ کو عرفات میں اور گیارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں) خطبہ پڑھنا۔

4 ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ کے لیے روانہ ہونا اور وہاں پانچوں نمازیں پڑھنا۔

5 طلوعِ آفتاب کے بعد 9 ذوالحجہ کو منیٰ سے عرفات کو جانا۔

6 عرفات سے غروب آفتاب کے بعد امام حج سے پہلے روانہ نہ ہونا، عرفات سے واپس ہوتے ہوتے رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

7 عرفات میں غسل کرنا۔

8 ایام منیٰ میں رات کو منی میں قیام کرنا۔

9 منیٰ سے واپسی میں محصب نامی جگہ پر ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ ہی کے لیے کیوں نہ ہو۔

حج کا مکمل طریقہ

روانگی سے پہلے:

1 اللہ تعالی نے آپ کی قسمت میں اس سال کے حج کی سعادت لکھ دی ہے تو سب سے پہلے اللہ تعالی کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے اس عظیم سعادت کے ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

2 اللہ تعالیٰ سے حقوق اللہ کی عدم ادائیگی پر معافی طلب کیجیے اور یہ نیت کیجیے کہ جن حقوق کی قضا لازم ہے ان کو ضرور بالضرور ادا کریں گے۔

3 بندوں کے حقوق میں سے جن جن حقوق کی عدم ادائیگی کا ارتکاب کیا ہو، ان تمام حقوق کو صاحبِ حقوق کو واپس کرنے اور ان سے اس غفلت پر معافی مانگنے کا عزم مصمم کیجیے۔(۱) اگر ان حقوق کی ادائیگی یعنی صاحبِ حق کو واپسی ممکن نہ ہو، مثلاً: ان کا انتقال ہوگیا ہو یا وہ کسی ایسی جگہ یا علاقے کی طرف ہجرت کرگئے ہوں جہاں کا اتاپتا معلوم نہ ہو تو ایسی صورت میں ان کے حقوق کو نادار اور غریب لوگوں پر صدقہ کردیں اور اللہ سے اس کا اجر اس صاحبِ حق تک پہنچنے کی دعا کرتے رہیں اور اپنی غفلت کی معافی چاہیں۔(۲) اگر صاحبِ حق کے حق کی ادائیگی کے اسباب ہی نہ ہوں تو صاحبِ حق سے معاف کرالیں۔ جب تک صاحبِ حق معاف نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی معافی نہیں ہوگی۔

4 جب تک حج کے سفر کی ابتدا نہ ہو، روزانہ کی بنیاد پر دو رکعت صلوٰۃ التوبہ، دو رکعت نمازِ شکرانہ اور دو رکعت صلوٰۃ الحاجات کی ادائیگی کا اہتمام رکھیے۔

5 سفر کی تیاری کے ساتھ ساتھ اللہ سے آسانی اور عافیت کی دعائیں بھی مانگتے رہیے۔

6 سفر کے حوالے سے جتنے اسباب کی ضرورت ہے، یعنی جتنے عرصہ وہاں قیام کرنا ہے، اس کی تمام اشیائے ضروریہ کوساتھ لے جائیے، غیر ضروری اور غیر قانونی اشیالے جانے سے اجتناب کیجیے۔ مرد حضرات احرام کے دو جوڑے ساتھ رکھیں، تاکہ بوقت ضرورت کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔احرام کی حالت میں پیروں میں پہننے کے لیے ایسی چپل یا جوتا خریدیے جس کا پیر کے اوپر کا حصہ ظاہر یعنی کھلا ہوا ہو،اس کے لیے سب سے آسان ترین دو پٹی کی چپل ہے، کم از کم اس کے دو جوڑے ساتھ رکھیںاور اس کے لیے کوئی کپڑے کی تھیلی یا شاپر ساتھ رکھیں، تاکہ بیت اللہ یا دیگر جگہوں میں چپل اتارنے کی صورت میں ان کی حفاظت ہو سکے۔

7 جب روانگی کی تاریخ ہو تو اس وقت ایئر لائن والوں نے جس وقت بلایا ہو اس وقت سے تین سے چار گھنٹے قبل ایئر پورٹ پہنچ جائیں تاکہ بآسانی تمام معاملات کو پورا کیا جاسکے اور کسی قسم کی تنگی اور پریشانی نہ ہو۔

8 احرام گھر سے بھی باندھا جاسکتا ہے، ایئر پورٹ پر بھی اس کا انتظام ہوتا ہے۔احرام باندھنے کے بعد سر ڈھک کر دو رکعت نماز ادا کرلیں۔

سفر کے دوران:

1 ایئر پورٹ پر تمام قانونی ضروریات کو پورا کراتے ہوئے بورڈنگ کارڈ

حاصل کرنے کے بعد مقررہ انتظار گاہ میں پہنچ جائیں۔

2 جب جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہو جائے تو قطار بنا کر بغیر کسی افراتفری اور جلد بازی کے، جہاز میں اپنی سیٹ تک پہنچ جائیں۔

3 جب جہاز پرواز کر جائے اور ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت گزر جائے تو عمرے کی نیت کر لیں، جو پچھلے صفحات میں درج ہے۔ اس نیت کے ساتھ ہی کم از کم تین مرتبہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔

4 نیت کے ساتھ ہی احرام کی تمام پابندیاں واجب ہو چکی ہیں، ان پابندیوں کو ہر وقت ذہن میں تازہ رکھیں، تاکہ کسی قسم کی خلاف ورزی واقع نہ ہو۔ وقتاً فوقتاً تلبیہ کا ورد جاری رکھیں۔

5 اس دوران کمپنی کی طرف سے ملنے والی کھانے پینے کی اشیا کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

6 اونگھ آ جائے تو اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے سو سکتے ہیں، بس اتنا خیال رہے کہ اپنی طرف سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دوسروں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

جدہ ایئرپورٹ سے اپنے کمرے تک:

1 تقریباً ساڑھے تین چار گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد طیارہ جدہ ایئرپورٹ پر اترتا ہے۔ سعودی حکومت کی طرف سے جہاز کی بین الاقوامی پروازوں کے

لیے ہوائی اڈہ مستقل طور پر علیحدہ اور حج فلائٹوں کے لیے حج ٹرمینل ایک مناسب فاصلے کے بعد علیحدہ بنایا گیا ہے۔ آپ کی فلائٹ چونکہ حج فلائٹ ہے، لہٰذا براہِ راست حج ٹرمینل پر ہی اترے گی۔ جہاز میں جمع کرایا ہوا آپ کا سامان بھی حج ٹرمینل پر موجود ہو گا۔

2 حج ٹرمینل میں قوانین کے مطابق فرداً فرداً آپ کی جانچ پڑتال ہو گی اور قانونی ضروریات پوری کرنے کے بعد جس حصے میں سامان رکھا ہو گا وہاں آپ کو بھیجا جائے گا اور وہاں سے آپ اپنا اپنا سامان اٹھا کر خروج کے گیٹ سے باہر نکلیں گے، جہاں بس کی انتظامیہ سے آپ کی ملاقات ہو گی، وہ ضروری کارروائی کا اندراج کریں گے پھر آپ انتظار گاہ میں اپنی بس کا انتظار کریں گے۔

3 آپ کو جو مکتب (معلم) الاٹ ہوا ہو گا، اس کے نمبر کے مطابق اس کے دفتر واقع مکہ مکرمہ تک بذریعہ بس آپ کو پہنچا دیا جائے گا۔

4 دفتر کے لوگ اپنے ہاں اندراج کرنے کے بعد آپ کو پلاسٹک کا ایک کڑا دیں گے، جس پر معلم کا نام، اس کا پتا اور ٹیلی فون نمبرز چھپے ہوئے ہوں گے۔ اس کڑے کو ہر وقت آپ کو اپنے ہاتھ میں پہنے رکھنا ہو گا، تا کہ خدانخواستہ آپ جگہ بھول جائیں یا آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آجائے تو آپ کو آپ کے الاٹ شدہ معلم کے دفتر تک پہنچایا

جاسکے۔

5 آپ کا پاسپورٹ، معلم کے دفتر میں ہی جمع رہے گا۔

6 اس کارروائی کے بعد دفتر کے آدمی آپ کو آپ کے رہائشی ٹھکانے یعنی ہوٹل تک پہنچادیں گے۔

7 ہوٹل کی انتظامیہ آپ کو رہائش کا کمرہ الاٹ کردے گی۔ وہاں پہنچ کر آپ کا جو بھی فوری تقاضا ہو، چاہے آرام کا ہو یا کھانے پینے یا قضائے حاجت وغیرہ کا، اپنے تقاضے پورے کرلیں۔

8 جب آپ تسلی اور سکون کے ساتھ اپنے ساتھیوں سمیت خود کو عمرے کے لیے تیار پائیں تو باوضو ہوکر عمرے کی ادائیگی کے لیے بیت اللہ تشریف لے جائیں۔

عمرے کی ادائیگی:

1 بیت اللہ پر جب پہلی نظر پڑے تو خوب رو رو کر تضرع وعاجزی کے ساتھ دعائیں فرمائیں، بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس موقع پر یہ دعا خاص طور پر مانگی جائے : اے اللہ ! مجھے مستجاب الدعوات بنادے یعنی تو مجھے اپنے ان نیک بندوں میں سے بنادے جن کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو قبول ہو گئی تو آپ جب بھی کوئی دعا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گی۔

2 مسجد حرام میں داخلے کے بعد مطاف (طواف کرنے کی جگہ) میں تشریف لے جائیں اور سیدھے حجراسود کی طرف پہنچیںاور اس کی سیدھ میں کھڑے ہو جائیں اور اس کی طرف چہرہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اُس کی طرف اٹھاتے ہوئے کانوں تک لے جائیں اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کی اندرونی جانب سے چوم لیں، اسے اصطلاح میں استلام کہتے ہیں، یہ حجراسود کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے۔

3 استلام کے بعد دائیںطرف سے طواف شروع کر دیں۔ فوراًبیت اللہ کا دروازہ آتا ہے جو زمین سے کئی فٹ اوپر نصب کیا گیا ہے اور ہمیشہ اس پر تالا ڈلا ہوا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ملتزم ہے، آگے چل کر بیت اللہ سے ہٹ کر مقام ابراہیم ہے، پھر اس کے ساتھ ہی مڑیں تو حطیم ہے (جو کسی زمانے میں بیت اللہ کے اندر تھا لیکن اس کے بعد تعمیر نو میں یہ حصہ باہر رہ گیا، آج اس پر کئی فٹ اونچی گول دیوار بنی ہوئی ہے) اسی حصے میں بیت اللہ کی چھت پر ایک پرنالہ لگا ہوا ہے جسے میزابِ رحمت کہا جاتا ہے۔ حطیم سے مڑتے ہوئے بیت اللہ کی دوسری جانب شروع ہو جاتی ہے، جس کے اخیر میں رکنِ یمانی ہے، آگے بڑھتے ہوئے دوبارہ حجراسود آجاتا ہے۔ حجراسود کے دائیں طرف سے شروع کرتے ہوئے بیت اللہ کے گرد چکر لگانا ہے اور یہ چکر حطیم کے باہر سے ہو گا، طواف کا چکر حطیم

کے اندر نہیں ہوتا۔ حطیم کے باہر سے چکر لگاتے ہوئے رکنِ یمانی سے ہوتے ہوئے حجرِاسود تک پہنچیں، یہ پہلا چکر مکمل ہوا۔

اس چکر کے دوران پڑھنے کے لیے کتابوں میں مختلف دعائیں ملتی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی ضروری نہیں، بلکہ جو دعائیں آپ کو یاد ہیں وہ پڑھتے رہیں، خصوصاً رکن یمانی اور حجرِاسود کے درمیان ربنا فی الدنیا حسنۃ الخ والی دعا پڑھنی چاہیے۔

4 حجرِاسود پر پہنچنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو چوم لیں اور دوسرے چکر کا آغاز کریں، اسی ترتیب سے سات چکر پورے کرلیں، ساتویں چکر کی تکمیل پر آپ کا طواف مکمل ہو جائے گا۔

طواف کی احتیاطیں:

طواف کے اندر چند احتیاطیں ایسی ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1 طواف کرتے ہوئے چہرہ تو بیت اللہ کی طرف کیا جاسکتا ہے، لیکن سینہ بیت اللہ کی طرف نہیں ہونا چاہیے۔

2 مخلوط اور کثرتِ ازدہام کی وجہ سے مطاف کے اندر ازدہام سے بچتے ہوئے، قدرے دور رہ کر طواف کرنا چاہیے۔

3 ملتزم پر لوگ دیوار کے ساتھ لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور رو رو کر دعائیں

مانگتے ہیں، یہ ایک مستحسن اور مسنون عمل ہے۔ لیکن طواف کی تکمیل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، اس کے بغیر بھی طواف درست ہو گا۔

4 کثرتِ ازدہام کی وجہ سے نیچے مطاف میں گنجائش نہ ہو تو مسجد حرام کی اوپر کی منزلوں اور اس کی چھت پر بھی طواف کیا جاسکتا ہے، اس صورت میں طواف کا چکر تھوڑا سا بڑا ہو جاتا ہے، لیکن بہت ساری قباحتوں سے بچ کر خشوع و خضوع اور پوری توجہ و اطمینان کے ساتھ طواف کو مکمل کیا جاسکتا ہے۔

5 طواف کے سات چکروں کی تکمیل کے بعد اصل تو مقام ابراہیم پر دو رکعت ادا کرنا ہے، لیکن ازدہام کی وجہ سے مقام ابراہیم پر وہ دو رکعت ادا کرنا تقریباً ناممکن ہے، اس لیے مسجد حرام میں کسی بھی جگہ جہاں سکون و اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ یہ واجب الطواف دو رکعتیں ادا کی جاسکتی ہوں، وہاں اسے ادا کرلیں۔

6 ان دو رکعتوں کے بعد خوب سیر ہو کر آبِ زم زم پئیں، جو وہاں سہولت کے ساتھ رکھے ہوئے مختلف واٹر کولروں میں بآسانی دستیاب ہے۔

7 اس کے بعد صفا کی طرف جائیں، جہاں پہاڑی کا تھوڑا سا حصہ آج بھی موجود ہے، نیز لوگوں کی راہ نمائی کے لیے بورڈز بھی لگے ہوئے ہیں۔ بیت اللہ کی طرف اپنا رخ رکھتے ہوئے جتنا آسانی سے ممکن ہو اس پر چڑھیں اور

وہاں خوب دعائیں مانگیں۔

8 پھر وہاں سے مروہ کی طرف سعی کا آغاز کریں۔

مرد حضرات جو اوپر چادر اوڑھتے ہیں وہ سعی کے پہلے تین چکروں میں سیدھی طرف کے کندھوں کی چادر کا حصہ کندھے کے اندر یعنی بغل سے نکالیں، اس طرح سیدھا کندھا چادر سے خالی رہے گا اور الٹے کندھے پر بدستور چادر رہے گی، یہ صرف پہلے تین چکروں میں کرنا ہے۔اسی طرح طواف کے پہلے تین چکروں میں مرد حضرات تھوڑا سا اکڑ کر چلیں گے، یہ بھی صرف پہلے تین چکروں میں ہے۔یہ دونوں عمل صرف مردوں کے لیے سنت ہیں اور ان کے نہ کرنے سے سعی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

9 اب دائیں ہاتھ کی سمت پیدل چلتے ہوئے، یا معذوری کی صورت میں سواری پر سوار ہوکر، مروہ کی طرف پہنچیں ۔درمیان میں تھوڑی سی جگہ، جہاں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں، وہاں سے قدرے تیزی کے ساتھ گزریں،اسے رمل کہتے ہیں۔یہ حکم بھی صرف مردوں کے لیے ہے، عورتیں عام رفتار سے چلیں گی، دوڑیں گی نہیں۔

10 مروہ پہنچ کر، جہاں آج بھی تھوری سی پہاڑی باقی رکھی گئی ہے، بیت اللہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے بآسانی جتنا اوپر جاسکتے ہوں پہنچیں، وہاں پہنچ کر خوب دعائیں کریں پھر صفا کی طرف رخ کرکے چلنا شروع کریں۔ یہ

سعی کا دوسرا چکر ہو گا، جو صفا پر ختم ہو گا۔

11 پھر پہلے چکر کی طرح دعائیں مانگتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، درمیان میں دوڑنے کے مقام پر قدرے تیز چلیں، پہلے چکر ہی کی ترتیب سے مروہ کی طرف پہنچیں، یہ تیسرا چکر کہلائے گا۔ اس طرح سات چکر پورے کریں۔ سات چکروں کی تکمیل پر سعی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

مسئلہ : اگر کسی نے بغیر عذر کے مکمل سعی چھوڑ دی تو اسے ایک بکری ذبح کرانا ہو گی، اگر تین سے کم چکر چھوڑ دیے تو ہر چکر کے بدلے پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہو گی۔

12 اس کے بعد حدودِ حرم کے اندر ہی سر منڈوالیں یا قصر کروالیں۔ اگر سر کے بال حدود حرم سے باہر منڈوائے یا کتروائے تو اسے بکری ذبح کرانا ہو گی۔

آپ پر سے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، اب آپ اپنے رہائشی ٹھکانے پر آکر غسل کر کے اپنے روز مرہ استعمال کے کپڑے بھی پہن سکتے ہیں۔

مبارک ہو، آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا!

زیارات مکہ مکرمہ:

عمرے سے فارغ ہونے کے بعد سے 8 ذی الحجہ تک اگر آپ کی رہائش مکہ مکرمہ ہی میں ہے اور آپ حج سے پہلے مدینہ منورہ نہیں جا سکتے۔ اس عرصے

میں آپ مکہ مکرمہ کی زیارات سے مستفید ہو سکتے ہیں، زیارات کے دوران معلم حضرات ساتھ ہوتے ہیں اور وہ متعلقہ مقامات کا مکمل تعارف کراتے ہیں، اس لیے یہاں ان زیارات کے مختصر تذکرے پر اکتفا جاتا ہے :

1: جنت المعلیٰ:

یہ مکہ مکرمہ کا مشہور اور تاریخی قبرستان ہے۔ یہ قبرستان مسجد حرام کی مشرق کی جانب ہے۔ یہاں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ متعدد صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ، تابعینؒ، اولیائے کرامؒ اور بہت سارے بزرگانِ دین کی قبریں ہیں، اگرچہ قبروں پر ناموں کے کتبے وغیرہ نہیں لگائے گئے ہیں اور پہچان کی بھی کوئی صورت نہیں، سوائے اس کے کہ کوئی قدیم رہبر ہو جو ان قبروں کی شناخت رکھتا ہو۔

2: مسجد تنعیم یا مسجد عائشہؓ:

یہ مسجد اس جگہ پر واقعہ ہے جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عمرے کے احرام کے لیے تشریف لے گئی تھیں۔ یہ مسجد بیت اللہ سے ساڑھے سات کلومیٹر کے فاصلے پر مدینہ روڈ پر واقع ہے اور طرزِ تعمیر کے حوالے سے یہ مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ عموماً لوگ دوسرے یا تیسرے عمرے کے لیے اسی مسجد میں جاکر احرام باندھ کر آتے ہیں۔ یہاں خواتین اور مردوں کے لیے علیحدہ علیحدہ غسل خانے وغیرہ بنے ہوئے ہیں، جہاں تسلی

واطمینان سے غسل کر کے احرام باندھا جاسکتا ہے۔

3: مسجد بیعت:

اس مقام پر حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں انصارِ مدینہ سے بیعت لی تھی، یہ مسجد جمرۂ عقبیٰ کے قریب مکہ مکرمہ کی جانب واقع ہے۔

4: مسجد جنّ یا مسجد حرس:

یہ وہ مقام ہے، جس جگہ جنوں نے حاضر ہوکر قرآن سنا تھا، یہ مسجد سوقِ معلیٰ میں قبرستان کے قریب واقع ہے۔

5: مسجد شجرہ:

یہ درخت والی مسجد بھی کہلاتی ہے اور مسجد جن کے سامنے واقع ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں آپ ﷺ نے درخت کو بلایا تو وہ درخت آپ کے حکم کے مطابق قریب آگیا اور جب آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ واپس اپنی جگہ لوٹ گیا۔اس کے علاوہ بھی کئی مساجد ہیں، جن کے نام مسجد رائیہ، مسجد خالد بن ولید، مسجد محصّب، مسجد فتح، مسجد حفائر، مسجد خیف، مسجد نمرہ، مسجد صخریٰ، مسجد جعرانہ، مسجد حدیبیہ وغیرہ ہیں۔

اس کے علاوہ مکہ مکرمہ کے تاریخی اور مشہور پہاڑوں کی زیارت سے بھی ایمان کو تازگی ملتی ہے، کیونکہ ان کے ساتھ ابتدائے اسلام کی مقدس یادیں

وابستہ ہیں، ذیل میں چند اہم پہاڑوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

7.6: جبل ابی قیقعان و جبل ابی قبیس:

ان دونوں پہاڑوں سے، جو مسجد حرام کے اطراف میں واقع ہیں، ایک واقعہ منسوب ہے۔

رسول اکرم ﷺ منیٰ میں دعوت دین کے کام میں مشغول تھے کہ ابو جہل آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اس وقت ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، اسود بن مطلب، زمعہ بن اسود اور نضر بن حارث اور کئی دوسرے مشرکین مکہ اس کے ساتھ تھے۔ ابو جہل نے طنزا رسول اکرم ﷺ سے کہا: "اے محمد ! اگر تم واقعی اللہ کے سچے نبی ہو تو ہمیں اپنی نبوت کا کوئی خاص نشان دکھائو۔ رحمت عالم ﷺ نے ابو جہل سے فرمایا: تم کیا نشانی دیکھنا چاہتے ہو؟ رات کا وقت تھا، چودھویں کا چاند منیٰ کے سامنے والی پہاڑی پر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ روشن تھا اور اس کی چاندنی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ابو جہل بولا: تم ہمیں اس چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں یہ معجزہ دکھلا دوں، تو کیا تم ایمان لے آئو گے؟ ابو جہل بولا: کیوں نہیں، یہ معجزہ دیکھ کر میں اور میرے ساتھی سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ سن کر رحمت عالم ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا کی اور شہادت کی انگلی مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند

کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبل ابو قیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قیقعان پر۔ منیٰ میں اس وقت جس قدر لوگ تھے وہ سب بڑی حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے، چاند کے دو ٹکڑے انہیں سامنے صاف نظر آ رہے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ چاند اسی طرح رہا، پھر دونوں ٹکڑے واپس ہو کر ایک دوسرے سے پیوست ہو گئے۔ ابو جہل کے ساتھی بولے: ہم پر تو تمہارا جادو چل گیا، لیکن ہم باہر سے آنے والے مسافروں کا انتظار کریں گے، اگر واقعی چاند دو ٹکڑے ہوا ہو گا، تو ضرور انہوں نے بھی دیکھا ہو گا۔ چنانچہ کفار نے مکہ میں داخل ہونے والے ہر مسافر سے پوچھنا شروع کیا۔ سب نے کہا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس معجزہ کا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر ان کے نصیب میں ایمان لانے کی سعادت نہیں لکھی تھی، سو اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے۔

8: جبل خندمہ:

مکہ میں کدی کے مقام سے حرم جاتے ہوئے دائیں طرف واقع ہے۔ یہ مکہ کی سب سے اونچی جگہ ہے، اعلیٰ مکہ کہلاتا ہے، یہاں سے مسجد حرام کا بہت خوبصورت نظارہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مطابق یہاں ستر انبیائے کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں۔

9: جبل نور:

یہ جنت المعلی سے آگے مِنیٰ کی طرف جاتے ہوئے اور مکہ مکرمہ سے

تقریباً تین میل دور ہے۔ یہیں غارِ حرا ہے، جو جبل نور کی چوٹی پر واقع ہے۔ یہ پہاڑ اونٹ کی کوہان کی طرح ہے اور کسی پہاڑ کی بناوٹ سے نہیں ملتا۔ یہاں متعدد واقعات ہوئے، جن میں نبی اکرم ﷺ کی نبوت سے پہلے کی عبادات، جبرئیل علیہ السلام کی پہلی وحی لے کر آمد وغیرہ، شامل ہیں۔

10: جبل ثور:

مسجد حرام سے چار کلومیٹر جنوبی سمت میں واقع ہے، اسی میں غار ثور بھی ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے موقع پر مکہ مکرمہ سے جاتے ہوئے ٹھہرے تھے۔

11: جبل ثبیر:

یہ مِنیٰ میں واقع ہے۔ اس پہاڑ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے جب پہاڑ کی طرف تجلی فرمائی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اس میں سے تین ٹکڑے مکہ میں گرے جو جبل حرا، جبل ثبیر اور جبل ثور ہیں، تین مدینہ میں گرے جو جبل احد، جبل ورقان اور جبل رضویٰ ہیں۔ مشہور ہے کہ اس پہاڑ پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

12: غار مرسلات:

یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں آپ ﷺ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی، یہ غار مسجد خیف کے پیچھے پہاڑ کے اس حصے پر ہے جو یمن کی سمت میں ہے۔

13: جبلِ رحمت:

یہ پہاڑ میدانِ عرفات کی مشرقی سمت میں سڑک نمبر 7اور 8 کے درمیان واقع ہے۔ مسجد نمرہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر ہے، اس پر چڑھنے کے لیے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ یہاں نبی ﷺ نے الوداعی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اسی کے متعلق یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ یہاں جنت سے زمین پر بھیجے جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کئی سال سر بسجود رہے اور اماں حواؓ سے ان کی ملاقات اسی پہاڑ کے دامن میں ہوئی۔

14: مکتبۃ مکۃ المکرمۃ :

یہ مقام مسجد حرام کے مشرقی صحن سے سڑک پر واقع ہے اور یہاں ایک لائبریری بنائی گئی ہے جہاں مکتبۃ مکۃ المکرمۃ کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ پہلے یہ مقام اسی حوالے سے معروف تھا، اب یہاں حکومت کی طرف سے لکھ کر لگادیا گیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی جائے پیدائش نہیں ہے۔ واللہ اعلم !

15: حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کا مکان :

یہ دارارقم کہلاتا ہے، اس کی نسبت حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کی طرف ہے، نبی اکرم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد ایک مدت تک اس مکان میں تشریف رکھتے رہے، یہیں اہل ایمان جمع ہوتے، نماز ادا کرتے اور دینی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

16: محلّہ بنی ہاشم:

یہ محلّہ ابو قبیس کی پہاڑی کے دامن میں، نبی ﷺ کی جائے پیدائش کے جنوب مشرق میں واقع ہے، یہاں حفظ القرآن کا مدرسہ قائم ہے۔

17: شعب ابی طالب:

یہ ایک گھاٹی کا نام ہے، جو مسجد حرام سے 300 میٹر کے فاصلے پر جبل ابو قبیس اور جبل خندمہ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں قبائل قریش کی طرف سے بائیکاٹ کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ بنو ہاشم اور دوسرے اہلِ ایمان ٹھہرے ہوئے تھے، جن میں حضور ﷺ کے چچا ابو طالب اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔

18: وادی عرنہ:

یہ مکہ کی ایک وادی ہے۔ حدودِ عرفات اور حدودِ حرم دونوں سے باہر واقع ہے، یہاں نبی ﷺ نے خطبۂ حج الوداع ارشاد فرمایا تھا۔

19: مقام نخلہ:

یہ مقام مکہ معظّمہ اور طائف کے درمیان، مشرق اور شمال کی سمت میں حرم مکہ کی حد ہے۔ اس مقام پر نبی اکرم ﷺ نبوت کے دسویں سال طائف کے مشہور سفر سے واپسی پر ٹھہرے تھے اور جنات کی ایک جماعت قرآن مجید سن کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئی تھی۔

20: حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا مکان:

طائف سے الباح تک بنو سعد، بنو حارث، بنو مالک اور بنو زہرانی کے قریوں میں بلند ٹیلوں، پہاڑی کی چوٹیوں ،سواریوں میں پرانے پتھروں سے نہایت مہارت سے تعمیر کیے گئے برج اور خوش نما آبادیاں ہیں، یہیں نبی ﷺ کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا مکان بھی واقع ہے، جہاں حضور اکرم ﷺ نے اپنی عمر کے ابتدائی ایام گزارے تھے اور تقریبا 6 سال کی عمر مبارک تک وہاں ٹھہرے تھے۔

آپ فرصت کے لمحات کو قیمتی بناتے ہوئے اِن مقدس مقامات کی زیارت بھی کرسکتے ہیں اور چونکہ 8 ذی الحجہ تک شریعت کی طرف سے آپ پر کسی لازمی عمل کا مطالبہ نہیں ہے، اس لیے جس طرح عام حالات میں اعمال بجالاتے تھے اسی طرح اعمال بھی ادا کرتے رہیں، جس میں:

الف: وہاں کے حوالے سے سب سے افضل ترین عمل بیت اللہ کا طواف ہے، لہٰذا اپنے اِن اوقات کو بے کار کاموں، فضول گفتگو، بازاروں کی سیر و تفریح اور خرید وفروخت میں لگانے کی بجائے نفلی طواف زیادہ سے زیادہ کریں۔

ب: ذکر اذکار، تلاوت قرآن، نوافل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔

ج: بیت اللہ کا دیکھنا عبادت ہے ،بیت اللہ کی زیارت میں زیادہ سے زیادہ

ذوق و شوق کا مظاہرہ کریں۔ روایت میں آتا ہے کہ بیت اللہ پر روزانہ اللہ تعالیٰ کی 120 رحمتیں نازل ہوتی ہیں، جن میں سے 60 طواف کرنے والوں کو، 40 وہاں نماز پڑھنے والوں کو اور 20 رحمتیں بیت اللہ کی صرف زیارت کرنے والوں کو ملتی ہیں۔

د: ان عبادتوں میں اپنے آپ کو اپنی استعداد، استطاعت اور صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے مشغول رکھیں۔ کئی احباب موقع غنیمت جان کر اپنے آپ کو اپنی صحت سے بڑھ کر مشقت میں ڈال دیتے ہیں، انھیں اس بات کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ احتیاط کے ساتھ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہوئے ان اوقات کو گزارا جائے، تاکہ آگے حج کے ایام میں، جو اصل سفر کی غرض ہے، کوئی کمزوری واقع نہ ہو جائے۔

ہ: اس سفر کے دوران آب و ہوا اور موسم کی تبدیلی بھی ہوتی ہے، اس لحاظ سے کھانے پینے میں بھی احتیاط لازم ہے تاکہ بدن تبدیلیِ آب و ہوا کو برداشت کر سکے۔

کھانے پینے کے حوالے سے دو احتیاطیں ضرور رکھی جائیں: اول، کھانا خوب سیر ہو کر پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے۔ دوسرے، کھانے میں گوشت کا استعمال کم سے کم رکھا جائے۔ یہ احتیاط صرف جسم کو گرانی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لیے ہے۔ اس حوالے سے جتنے ہلکے پھلکے رہیں گے ان شا اللہ العزیز

الجامعۃ الیعقوبیۃ العالمیۃ

بدن میں مستعدی اور چستی برقرار رہے گی۔

و: دقت نہ ہو تو روزانہ غسل کا اہتمام کریں، نیز احرام کی حالت میں نہ ہوں تو عطریات اور خوشبویات کا استعمال کریں، تاکہ دوسروں کو اذیت اور تکلیف نہ پہنچے۔

ز: اس دوران جو آپ کو معلم کا مکتب نمبر دیا گیا ہے اس سے رابطے میں رہیں اور ضرورت کے مواقع پر اس سے راہ نمائی حاصل کرتے رہیں۔ شریعت کی تعلیمات کے مطابق جس دن 8 ذی الحجہ ہو اس دن فجر کے بعد احرام اپنے گھر سے باندھ کر منیٰ کے میدان میں جانا ہوتا ہے، کثرتِ ازدہام کی وجہ سے معلم حضرات رات سے ہی منیٰ میں بسوں کے ذریعے سے بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، لہٰذا ان سے رابطہ رکھنا ضروری ہے، تاکہ اپنے اصل خیموں تک پہنچا جاسکے۔

ایام و مناسک حج:

1 ایام حج کا آغاز 8 ذی الحجہ سے ہوتا ہے۔اس تاریخ کو حجاج کرام منیٰ کے میدان میں ہوتے ہیں۔ یہاں حج کے اعمال میں سے کوئی مخصوص عمل نہیں بتایا گیا، سوائے اس کے کہ پانچ نمازیں، یعنی 8 ذی الحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشا اور اگلی صبح کی فجر، اپنے اپنے اوقات پر ادا کی جائیں۔ بقیہ اوقات میں ذکر اذکار میں مشغول رہا جائے اور وقت کو فضولیات میں

ضائع نہ کیا جائے۔

2 9ذی الحجہ کی صبح کو معلم حضرات بسوں کے ذریعے منیٰ سے عرفات میں پہنچادیتے ہیں۔ وقوفِ عرفات کا وقت، جو حج کا اہم ترین رکن ہے، زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔وقوفِ عرفات میں بھی لازمی طور پر کوئی عبادت نہیں بتائی گئی، سوائے اس کے کہ اِس میدان سے زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک باہر نکلنے کی ممانعت ہے۔ ہو سکے تو مسجد نمرہ میں خطبۂ حج سنیں اور ظہر و عصر اکٹھی پڑھیں۔اگر آپ خیموں میں ہیں تو اپنے اپنے طور پر، اپنی اپنی جگہوں پر، مقررہ اوقات میں ظہر، عصر کی نمازیں ادا کریں، بقیہ وقت کو دعاؤں اور دیگر عبادات میں گزاریں، وقتاً فوقتاً تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔ جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، لیکن حاجیوں کو آج کے دن (9ذی الحجہ کو) سورج غروب ہو جانے کے باوجود نماز مغرب نہ پڑھنے کا حکم ہے، کیونکہ غروب کے بعد معلم حضرات بسوں کے ذریعے میدانِ عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ کردیتے ہیں۔وہاں کوئی خیمہ وغیرہ نہیں ہوتا، اس لیے کہ وہاں صرف 10ذی الحجہ کی رات ہی گزارنی ہوتی ہے، لہٰذا اپنے ساتھ سفری بستر ہو تو بہتر ہے۔

3 مزدلفہ میں جب پہنچتے ہیں تو تقریباً عشا کے وقت کی ابتدا ہو چکی ہوتی ہے۔

اگر اس سے پہلے پہنچا جائے تو بھی عشا کے وقت کا انتظار کیا جاتا ہے اور عشا کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے اور اس کے بعد عشا کی نماز کی ادائیگی ہوتی ہے۔

4 اگر کھانے پینے، آرام وغیرہ کا تقاضا ہو تو آرام کرلیں اور وہیں سے شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لیے 70 کنکریاں چن لیں۔

5 10 ذی الحجہ کی صبح، سورج نکلنے کے بعد، پھر تمام حجاج کرام کو مزدلفہ سے منیٰ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ منیٰ میں جا کر سامان وغیرہ رکھ کر کھانا کھائیں اور آرام کریں۔اس دن منیٰ کے میدان میں تین کام کرنے ہیں:

(۱) پہلا کام یہ ہے کہ جمرہ عقبیٰ کو (وہ ستون جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے) سات کنکریاں مارنی ہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ تلبیہ پڑھتے ہوئے جمرات کی طرف جائیں، جمرہ عقبیٰ کے قریب جا کر تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے جمرہ عقبیٰ کو سات کنکریاں ماریں۔ آج کل اس کے لیے حکومت کی طرف سے بہترین انتظامات کیے جاتے ہیں اور حجاج کی کثرت کے باوجود ایسا ازدہام نہیں ہوتا کہ کنکریاں نہ ماری جا سکیں۔

(۲) دوسرا کام سر کا حلق یا قصر کرانا ہوتا ہے۔ مردوں کے لیے استرے سے حلق کروانا افضل ہے، قصر بھی کرواسکتے ہیں۔ عورتوں کو تقریباً ایک انچ بال کاٹنے چاہئیں، واضح رہے کہ عورتوں کو غیر محرم سے بال کٹوانا حرام

ہے، عموماً اس کا خیال نہیں رکھا جاتا۔

(۳) تیسرا کام قربانی کا ہوتا ہے۔: حج کے ارکان میں سے قربانی ہر اس حاجی کے ذمے ہے، جس نے حج تمتع یا حج قران کیا ہو۔ قربانی 11، 12 ذی الحجہ کو بھی کی جاسکتی ہے۔ قربانی کر لینے کے بعد آپ احرام کی چادریں اتار سکتے ہیں، احرام کی دیگر پابندیاں اس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں، صرف اہلیہ محترمہ سے حق زوجیت اور اس کے لوازمات وغیرہ اب بھی ممنوع ہیں۔ طوافِ زیارت کی تکمیل پر یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔

مسئلہ: احناف کے نزدیک اگر کسی نے 10 ذی الحجہ کو شیطان کو کنکریاں مارنے، سر منڈوانے، قربانی کرنے اور طوافِ زیارت میں ترتیب کو چھوڑا تو اُسے بکری ذبح کرانا ہو گی۔

6 ان تینوں کاموں کی تکمیل کے بعد طوافِ زیارت کے لیے مکہ مکرمہ جانا ہوتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اُسی دن جائیں، لیکن 12 ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے تک طواف زیارت ادا کرنا ضروری ہے۔

7 طواف زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کا استلام کرکے، بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے طواف شروع کریں۔ دوران طواف تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں اور دعائیں مانگیں، کیونکہ حالت طواف میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ رکنِ یمانی پر پہنچیں تو حجر اسود تک ہر چکر میں ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ

پڑھیں۔اسی ترتیب سے طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد اب حجر اسود کاآٹھواں استلام کریں اور واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پڑھتے ہوئے مقامِ ابراہیم کی طرف جائیں۔ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعت نمازِ طواف ادا کریں۔ (20)زم زم پر جا کر خوب سیر ہوکر زم زم پئیں اور یہ دعا: اللھم انی اسئلک علما نافعاورز قاًواسعاًوشفائً من کلّ دائپڑھیں ۔پھر حجر اسود کا نواں استلام کریں اور ''اِن الصفا والمروۃ مِن شعآئرِ للہِ ﷺ فمن حج البیتا وِ اعتمر فلا جناح علیہ اِن یطوف بِہما و من تطوع خیر افاِن للہ شاکِر علِیم'' پڑھتے ہوئے سعی کے لیے صفاپر چلے جائیں۔ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے صفاومروہ کی سعی شروع کریں۔ سعی کے دوران ''لآاِلہ اِلا اللہ وحدہ لاشرِیک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کلِ شی قدِیر'' پڑھیں۔عمرے کے طریقے میں سعی کا مکمل طریقہ گزرچکاہے،اسی کے مطابق سعی کے سات چکر مکمل کرلیں۔

مسئلہ: طواف زیارت اگرچہ 10 ذی الحجہ سے 12 ذی الحجہ تک ادا کیا جاتا ہے، لیکن شریعت نے اس کی گنجائش بھی دی ہے کہ طوافِ زیارت کی صرف سعی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں جانے سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ بھی پہلے طواف ہو اور یہ طواف و

سعی دونوں احرام کی حالت میں ہوں۔

8 اس کے بعد منیٰ واپس آکر تلاوت، عبادت ذکر و اذکار اور دعاؤں میں مشغول ہو جائیں۔

9 11 ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو سات، سات کنکریاں ماریں۔ کنکریاں مارنے کی ابتدا پہلے والے ستون سے کریں، جسے جمرہ اولیٰ کہتے ہیں، حکومت وقت کی طرف سے وہاں اس کے بورڈ بھی لگے ہوئے ہیں۔ جمرہ اولیٰ کی کنکریوں سے فارغ ہو کر دعا کریں، اس کے بعد درمیانی ستون کو سات کنکریاں ماریں پھر دعا کریں اور پھر جمرہ عقبیٰ کو سات کنکریاں ماریں، اب دعا نہ مانگیں۔ پھر واپس اپنے خیموں میں آجائیں اور رات منیٰ میں قیام کریں۔ اپنے خیموں کی شناخت بھی اچھی طرح سے کرلیں اور ہاتھوں میں معلم کے دیے ہوئے کڑے بھی پہنے رکھیں، تاکہ وہاں کسی قسم کی کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

مسئلہ: اگر کسی نے شیاطین کو کنکریاں مارنے کی تاریخوں میں کنکریاں بالکل نہیں ماریں یا اس میں کمی کی تو اسے بکری ذبح کرانا ہو گی۔

10 خیموں میں پہنچنے کے بعد پنج وقتہ نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کریں، ذکر اذکار کریں، آرام کریں اور کھانے پینے اور دیگر تقاضے پورے کریں۔

11 12 ذی الحجہ کو زوال کے وقت پھر تینوں شیاطین کو اسی 11 ذی

الحجہ والی ترتیب سے کنکریاں ماریں اور اس سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ اپنے ٹھکانوں میں غروب آفتاب سے پہلے پہلے پہنچ جائیں۔

مبارک ہو!

آپ کے حج کی تکمیل ہوگئی.

پہلا دن (8ذی الحجہ)

غسل کریں یا وضو کریں۔ منیٰ میں جانے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیں۔دو رکعت نفل بنیتِ احرام پڑھیں۔حج کرنے کی نیت کریں۔ تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔آپ پر احرام کی پابندیاں لاگو ہیں۔ظہر سے پہلے منیٰ کے لیے روانہ ہوجائیں۔تلبیہ کثرت سے پڑھیں۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا ادا کریں۔ منی میں تمام رات قیام کریں۔

دوسرا دن (9ذی الحجہ)

آپ منیٰ میں ہیں۔فجر کی نماز کے بعد عرفات جائیں۔ظہر اور عصر ادا کریں۔سورج غروب ہونے تک عرفات میں قیام کریں۔ عرفات میں مغرب ادا نہ کریں، بلکہ سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ جائیں اور مغرب اور عشا ایک ساتھ ملا کر مزدلفہ میں جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ 70 کنکریاں اکٹھی کریں۔تمام رات مزدلفہ میں قیام کریں۔

تیسرا دن (10ذی الحجہ)

آپ مزدلفہ میں ہیں۔وقوفِ مزدلفہ کریں۔سورج نکلنے کے بعد منیٰ جائیں۔جمرۂ عقبیٰ پر 7 کنکریاں ماریں ۔حج کی قربانی کریں۔ بال کٹوائیں اوراحرام کھول دیں ۔مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں جائیں۔ طوافِ زیارت کریں۔دورکعت نماز مقام ابراہیم کے قریب یا جہاں جگہ ملے وہاں ادا کریں ۔آبِ زمزم خوب سیر ہوکر پئیں۔ صفا مروہ کی سعی کریں ۔مکہ مکرمہ میں قیام نہ کریں بلکہ واپس منیٰ جائیں۔

چوتھادن (11ذی الحجہ)

آپ منیٰ میں ہیں ۔زوال کے بعد تینوں جمرات پر جائیں اور تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں۔ منیٰ میں قیام کریں۔

پانچواں دن (12ذی الحجہ)

آج بھی آپ منیٰ میں ہیں ۔زوال کے بعد تینوں جمرات پر جائیں اور تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں۔ صبح صادق ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ جاکر طوافِ زیارت کریں ۔حج مکمل ہوگیا۔مکہ سے روانہ ہوجائیں۔

مدینہ منورہ روانگی:

حج و عمرہ کے سفر میں مسلمانان عالم کا یہ دیرینہ عمل رہاہے کہ وہ مدینہ منورہ ضرور حاضری دیتے ہیں، اس عمل کا حج و عمرے سے براہ راست کوئی

تعلق نہیں، مدینہ منورہ کا یہ سفر نبی اکرم ﷺ کی محبت وعقیدت میں کیا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں نبی کریم ﷺ نے 13 سال مکۃ المکرمہ میں انتہائی تکلیفوں والی زندگی گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی تھی اور اس ہجرت کے بعد مستقل طور پر اسے اپنا وطن بنالیا اور آج بھی اس میں قائم اپنی مسجد مسجد نبوی کے احاطے میں آرام فرما ہیں۔ مسجد نبوی کو اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا بابرکت بنایا ہے کہ اس میں ایک نماز کا ثواب اور اجر پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے چالیس نمازیں یہاں بلاناغہ ادا کیں اس کے لیے جہنم، عذاب اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ میرے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد جس نے میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری دنیوی زندگی میں میری زیارت کی۔ مزید فرمایا کہ جو شخص اس کا ارادہ کرکے میری قبر کی زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا؛ اور جسے حرم مدینہ میں موت آجائے تو وہ قیامت میں امن والوں میں اٹھے گا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے ظلم کیا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مدینہ میرا گھر ہے، اسی میں میری قبر ہوگی اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس کی

زیارت کرے، میں قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانانِ عالم کو جب بھی حجاز مقدس کی طرف سفر کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ مدینہ منورہ، مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی حاضری نہیں چھوڑتے اور اگر واقعتاً انہیں کوئی عذر نہ ہو تو ان کا یہ قیام کم از کم 8 دن کے عرصے پر مشتمل ہوتا ہے، تاکہ مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی پر جس اجر وثواب کا وعدہ ہے وہ بھی حاصل ہو سکے۔

حجاج کرام کو شیڈول کے مطابق مدینہ منورہ میں 8 دن کی رہائش کا انتظام ہوتا ہے، بعض حضرات کو اس شیڈول کے مطابق حج سے پہلے لے جایا جاتا ہے ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ حج سے پہلے نبی رحمت ﷺ کے روضۂ اقدس میں معافی کی درخواست دے آتے ہیں۔

حج کے بعد مدینہ منورہ کا سفر ایک عظیم سعادت ہے۔

روضۂ اقدس شفیع معظم ﷺ وہ مقام ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد مستقل طور پر قیام فرمایا اور یہی جگہ حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہیں آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد محوِ آرام ہیں اور محبانِ رسول ﷺ کے عقیدے کے مطابق یہ جگہ اللہ تعالی کی کرسی و عرش سے بھی افضل ہے۔ یہ ایک عظیم، اعظم اور سب سے اونچی بارگاہ ہے، یہاں ادب کی رعایت انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ وہ بارگاہ

ہے جہاں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کی آواز مبارک سے اپنی آواز کو بلند کرنا انتہائی خطرناک بتایا ہے کہ اگر یہ گناہ صادر ہو گیا تو ایسے شخص کے تمام اعمال ضائع کردیے جاتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح آپ ﷺ کی دنیوی زندگی میں آپ ﷺ کے سامنے آواز بلند کرنا ناجائز اور حرام تھا، اسی طریقے سے آپ کی برزخی زندگی میں آپ ﷺ کی قبراطہر پر بھی کسی قسم کا شورشرابہ، چاہے وہ ثواب و عبادت کی نیت سے ہی کیوں نہ ہو، انتہائی خطرناک اور بھیانک ہے، جس کے ناجائز اور حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لہٰذا وہاں ٹھہرنے کے ایام میں نہایت باادب ہوکر، خشوع خضوع کے ساتھ کسی بھی قسم کی بدعت کے ارتکاب کیے بغیر، آپ ﷺ اور حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر درودو سلام پہنچانا چاہیے۔ انتظامیہ کی طرف سے مردوں اور عورتوں کے لیے علیحدہ علیحدہ اوقات مقرر کیے گئے ہیں، ضابطوں کی پابندی کرتے ہوئے اپنے اپنے اوقات میں یہ سعادت بغیر کسی افراتفری، دھکم پیل اور شورشرابے کے حاصل کرنی چاہیے،اس کے لیے "نسک ایپ" کے ذریعے پہلے ہی پرمٹ لے لیں، کسی اور کا پرمٹ دِکھاکر یا کوئی اور حیلہ کرکے حاضری دینا اس عظیم مقام کے احترام کے خلاف بھی ہوسکتا ہے،اس سلسلے میں عوام کو سمجھانا چاہیے۔

مدینہ شریف راونگی اور قیام کا دستورالعمل:

1 ادب آداب کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ کا سفر کریں

ـ

2 مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے مسجد نبوی کی زیارت کے لیے جائیں۔

3 باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا افضل ہے۔

4 دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد موقع ملے تو ریاض الجنۃ میں ادا کریں۔

5 بڑے احترام کے ساتھ حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر حاضری کے لیے جائیں۔

6 سب سے پہلے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں درود وسلام پیش کریں، پھر حضرات شیخین کریمین سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجیں۔

7 جنت البقیع میں نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادوںؓ ،ازواج مطہراتؓ ، صحابہ کرامؓ خصوصا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبورِ مبارکہ پر حاضری دیں اور سلام پیش کریں۔

زیاراتِ مدینہ منورہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو ایسی عظیم سعادت عطا فرمائی ہے کہ ایمان کے بعد دنیا بھر کی تمام سعادتیں، نعمتیں، رحمتیں وغیرہ یک جا جمع ہو کر بھی اس ایک نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، چنانچہ ان اوقات کو وہاں فضولیات، لغویات اور بازاروں میں گنوانے کے بجائے اس کا پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے

چنانچہ باجماعت بانمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آرام اور کھانے پینے میں جتنے اوقات خرچ ہوں، ان سے بچے ہوئے اوقات کو نفل نماز، درود شریف کی کثرت، تلاوتِ قرآن ودیگراذکار، توبہ واستغفار، مناجات، دعاوغیرہ میں صرف کرنا چاہیے۔ اگر بالغ ہونے کے بعد آپ کی کچھ نمازیں قضا رہ گئی ہوں تو ان قضا نمازوں کی ادائیگی کو مقدم رکھیں، اس کے بعد بقیہ اوقات میں وہاں پر موجود مختلف زیارات پر جاکر اپنے وقت کو قیمتی بنایا جاسکتا ہے۔ ان زیارات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ریاض الجنہ:

مسجد نبوی کے اندر ایک چھوٹا سا ٹکڑا جس کی پہچان کے لیے اس کے ستون دوسرے ستونوں سے باعتبار رنگ کے علیحدہ رکھے گئے ہیں اور یہ سفید سنگ مرمر کے ہیں، ان ستونوں کے درمیانی حصے کو ریاض الجن کہتے ہیں۔ اور یہ ٹکڑا روایات کے مطابق جنت کا حصہ ہے اور اس دنیا کی تکمیل پر اِسے دوبارہ جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہ جنت ہی سے بھیجا ہوا ٹکڑا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس ٹکڑے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ اس ریاض الجن میں اگر دو رکعت نماز پڑھنے کا موقعہ نصیب ہو جائے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دنیا میں ہوتے ہوئے جنت میں نماز ادا کی۔ لہٰذا مسلمانان عالم وہاں پہنچ کر دیوانہ وار جگہ حاصل کرنے کی

پورے ذوق و شوق کے ساتھ کوشش کرتے ہیں اور اللہتعالی کے فضل سے کوشش کرنے والوں کی کوشش ضائع بھی نہیں جاتی۔

(2) مسجد نبوی کے سات ستون:

ستون حنانہ: یہ وہ بابرکت مقام ہے جہاں حضوراقدس ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، یہیں کھجور کا وہ تنا تھا جس پر منبر بننے سے پہلے آپ ﷺ سہارا لگاتے ہوئے خطبہ دیا کرتے تھے۔ اور منبر بننے کے بعد یہ تنا اونٹنی کی طرح رویا اور چلایا تھا اس لیے اس کو ستون حنانہ کہتے ہیں۔ حنانہ رونے والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

(۱) ستون عائشہؓ: یہ ستون حجرہ شریف کی جانب واقع ہے اور تحویل قبلہ کی مدت تک آپ ﷺ اسی ستون کی جانب نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس ستون کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ میری مسجد میں اس ستون کے آگے ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر لوگ اس کی فضیلت سے واقف ہو جائیں تو قرعہ ڈالے بغیر کسی کو نماز پڑھنی میسر نہ ہو۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر لوگوں کو اس جگہ کی اہمیت معلوم ہو جائے تو اس جگہ بیٹھنے اور نماز پڑھنے کے لیے خون خرابہ ہو جائے۔

(۲) ستونہ توبہ: یہ وہ ستون ہے جہاں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ایک کوتاہی کے نتیجے میں اپنے آپ کو باندھ دیا تھا اور ان کی توبہ قبول ہونے

کے بعد انہیں کھولا گیا تھا۔

(۳) ستون سریر: سریر کے معنی تخت کے ہیں مراد چارپائی ہے۔ نبی ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کی ایک چارپائی اور چٹائی بھی تھی، آپ ﷺ اسے اس جگہ بچھا کر اعتکاف فرمایا کرتے تھے، رات کو آرام بھی فرماتے اور کبھی کبھی اس جگہ کچھ کھاپی بھی لیا کرتے تھے۔

(۴) ستون علیؓ: اس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر اوقات نماز پڑھا کرتے تھے اور اکثر راتوں میں اس مقام پر بیٹھ کر رسول خدا ﷺ کی پاسبانی کرتے تھے اور پہرہ دیا کرتے تھے۔

(۵) ستون وفود: جب عرب کے وفود مختلف اطراف سے سعادت اسلام حاصل کرنے اور احکام دین سیکھنے کی غرض سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اسی جگہ بیٹھ کر ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔

(۶) ستون تہجد: یہ آنحضرت ﷺ کے تہجد پڑھنے کی محراب تھی۔ یہ جگہ صفہ کے چبوترے بالکل سامنے قبلے کی سمت ہے۔

(۷) ستون جبرئیل: اس وقت یہ ستون روضہ اطہر پر قائم جالی مبارک کے اندر آگیا ہے اس لیے اس کی زیارت اب مشکل ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہیں آیا کرتے تھے اور جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی خاص جگہ تھی۔ اسی وجہ سے اس کا نام ستون جبرائیل مشہور ہوگیا۔

یہ تمام وہ مبارک مقامات ہیں جن کی نہ صرف زیارت کرنی چاہیے بلکہ ان متبرک مقامات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں نوافل اور دعا کی کثرت کرنی چاہیے۔

(3)اصحابِ صفہ کا چبوترہ:

مسجد نبوی کے پچھلے شمالی حصے میں ایک سائبان تھا جس کے سائے میں غربا، مساکین اور دور دراز سے آئے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام کرتے تھے، بعض مرخین کے نزدیک آج جس جگہ پر خدمت گاروں کا چبوترہ ہے وہیں پر پہلے صفہ تھا۔

اصحاب صفہ کا یہ چبوترہ سب سے پہلی مثالی اسلامی درسگاہ ہے، انہوں نے اپنے آپ کو تعلیم دین کے لیے وقف کر رکھا تھا، انہیں اسی جگہ بیٹھ کر نبی ﷺ قرآن و حدیث اور دیگر فنون کی تعلیم دیا کرتے تھے، دنیوی اعتبار سے ان کی زندگیاں بہت سادہ تھیں، ان میں دنیوی چیزوں سے ایک گونہ بے نیازی اور بے تعلّقی پائی جاتی تھی۔ دنیوی اعتبار سے غریب تھے مگر دین کے اعتبار سے دینی دولت سے مالامال تھے۔

(4)جنت البقیع:

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے قریب واقع یہ ایک مقدس قبرستان ہے جس میں دس ہزار جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ امہات

المومنین، نبی ﷺ کی صاحبزادیاں، آپ ﷺ کی مقدس پھوپھیاں، آپ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم ، لاکھوں غوث، اقطاب، ابدال وغیرہ آرام فرمارہے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اس قبرستان سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھیں گے کہ جنت میں بغیر حساب کتاب کے جائیں گے۔

حضرت کعب احبارؒ سے ایک روایت نقل کی جاتی ہے کہ جنت البقیع پر جو فرشتے مامور ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جب یہ قبرستان مدفون افراد سے بھر جاتا ہے تو اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں الٹا دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا معمول اس قبرستان میں جانے کا رہا ہے اور آپ جب تشریف لے جاتے وہاں فرمایا کرتے :

"السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون، اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد"

اے ایمان والو ! تم پر سلام ہو ان شا اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں اے اللہ ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرمادیجیے۔

(5) احد پہاڑ اور شہدائے احد کے مزارات :

مدینہ منورہ سے شمال کی جانب تین میل کے فاصلے پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو بھی اس پہاڑ سے محبت تھی اور خود احد کا پہاڑ بھی آپ ﷺ سے محبت کیا کرتا تھا۔ یہیں غزوہ احد کا معرکہ پیش آیا۔ اور نبی

ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو شہادت نصیب ہوئی۔ احد کے دامن میں ایک چھوٹا سا ٹیلہ ہے جہاں نبی ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر تیراندازوں کو متعین فرمایا تھا، نبی ﷺ ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جایا کرتے تھے تو ان کو اِن الفاظ سے سلام پیش فرمایا کرتے تھے:

السلام علیکم بما صبرتم فنِعم عقبی الدارِ

"تم پر سلامتی ہو، اس لیے کہ تم دین حق پر مضبوط رہے، سو اس جہاں میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔"

پہاڑ کے قریب ایک احاطہ ہے جس میں غزوۂ احد میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کے مزارات ہیں، چار دیواری کو لوہے کی گِرل لگاکر بند کر دیا گیا ہے۔ زائرین اس احاطے میں داخل نہیں ہو سکتے، دور ہی سے زیارت کرتے ہیں۔

(6) شہدائے بدر کا قبرستان:

مدینہ منورہ کے راستے میں یہ پہلا مقدس مقام آتا ہے جہاں لوگ رُک کر بڑی عقیدت سے گزرتے ہیں، یہاں شہدائے بدر کا قبرستان ہے، بعض لوگ اس کو مقام بدر سمجھتے ہیں، جو صحیح نہیں ہے۔

(7) مسجد قبا:

یہ پہلی مسجد ہے جسے نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک سے تعمیر ہونے کا

شرف حاصل ہوا، ہجرت کے سفر میں آپ ﷺ نے اس جگہ پر نماز ادا فرمائی، قرآن مجید میں بھی اس کا تذکرہ آتا ہے۔ (سورہ توبہ، آیت 108)۔ یہ مسجد قبا کی بستی میں واقع ہے اور روایات کے مطابق اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے ایک عمرے کے برابر ہے۔

(8) مسجد جمعہ :

بنی سالم کے محلے میں واقع یہ مسجد، مسجدِ عاتکہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ نبی ﷺ نے یہاں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی، اس لیے اس کا نام مسجد جمعہ پڑ گیا۔ مسجد نبوی سے اس کا فاصلہ ڈھائی کلومیٹر ہے اور یہ شارع قبا کے دائیں جانب واقع ہے۔

(9) مسجد قبلتین :

نبی اکرم ﷺ یہاں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کی امامت فرما رہے تھے کہ اسی دوران قبلے کی تبدیلی کا حکم نازل ہوا۔ مسجد نبوی سے ساڑھے تین کلومیٹر کے فاصلے پر یہ مسجد واقع ہے۔

(10) مسجد غمامہ :

اس مقام پر نبی کریم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی، یہ باب السلام سے آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس جگہ نماز استسقاء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بادلوں نے سورج کو ڈھانپ لیا تھا، اسی لیے اسے

مسجد غمامہ کہتے ہیں۔

(11) مسجد فتح:

سلع نامی پہاڑی کے مغرب کی طرف پہاڑ کے ٹکڑے پر یہ مسجد واقع ہے، اس جگہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دوران لشکر کفار پر بددعا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر شدید جھکڑ چلادیا، جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے اور وہاں سے ذلیل وخوار ہو کر بھاگ گئے۔

☆...☆...☆

واپسی کا سفر

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران آپ یہاں کی سوغات مختلف قسم کی کھجوریں اپنے اعزہ، دوست، اقربا اور پڑوسیوں کو تقسیم کرنے کے لیے اپنی اپنی حیثیت واستعداد کے مطابق خرید ہی لیں، کھجوروں کی خریداری کے علاوہ دیگر اشیا کی خریداری میں وقت اور پیسہ نہ لگایا جائے، اس لیے کہ دیگر تمام اشیا ہمارے اپنے وطن اور شہر میں وافر مقدار میں مل جاتی ہیں۔ اگر تحائف میں دینے کے لیے یہ چیزیں ضروری ہوں تو انہیں یہاں اپنے وطن سے بھی خریدا جاسکتا ہے، البتہ اس کے علاوہ کی ضروریات اگر خریدنے کی اشد ضرورت پیش آجائے جیسا کہ وہاں کے قیام میں کھانے کی اشیا وغیرہ؛ تو اس میں نیت وہاں کے باشندوں کے ساتھ تعاون اور فائدہ پہنچانے کی رکھنی چاہیے۔ زم زم کا پانی

ایک مخصوص پیکنگ میں بھی لانے کی اجازت ہے، جو بآسانی جدہ حج ٹرمینل پر قیمتاً مل جاتا ہے، ایک سے زائد بوتلوں کی اجازت نہیں ، لہٰذا اس انتظامی قانون کی پابندی کرنی چاہیے۔

مدینہ منورہ میں آپ کے شیڈول کے مطابق جب مقررہ دن تکمیل پاجائیں گے تو آپ کو جدہ حج ٹرمینل پر پہنچا دیا جائے گا، تاکہ ضروریات کی تکمیل کرکے واپسی کے لیے آپ کو جہاز پیں سوار کرادیا جاسکے۔جدہ ایئرپورٹ سے جب آپ کی واپسی کا سفر شروع ہو یا مدینہ منورہ سے جدہ کی طرف واپسی ہورہی ہو تو واپسی کی مسنون دعا ضرور پڑھ لیں:

"اٰئِبون تائِبون عابِدون ساجِدون لِربِنا حامِدون"

ترجمہ: "ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اُسی کی تعریف کرنے والے۔"

جہاز اور دیگر سواریوں میں سوار ہوتے وقت سواری کی دعا پڑھ لیں:

"سبحٰن الذِی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرِنین واِنا اِلیٰ رِبنا لمنقلِبون"

ترجمہ: "پاک ہے وہ اللہ، جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا، جبکہ ہم اس کو قابو میں لانے والے نہیں تھے، اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔"

سفر میں خوب دعائیں مانگنے کا اہتمام کریں، آپ کے گھر میں داخل

ہونے تک آپ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر اس حج نے آپ کو عنداللہ مقبول بناہی دیا ہے تو حج کے بعد کی زندگی شریعت کے احکامات اور نبی اکرم ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزارنے کا عہد کریں۔

مسئلہ : بھیک مانگ کر حج کرنا جائز نہیں ہے ،البتہ اس طرح حج کرنے سے حج ادا ہو جائے گا مگر سوال کرنے کا گناہ ہو گا۔

مسئلہ :فرض حج کے لیے بیوی کو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ، بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو، البتہ نفلی حج کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً للہ امت کی اصلاح مطلوب ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاونین کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے باقاعدہ ممبرشپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبرشپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیئے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بینک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس: مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث **الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ** سائٹ کراچی

اپیل!

بحمداللہ تعالیٰ اصلاحی وصفات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229

موبائل:0322-2394550

0300-3970930